عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
جلد نمبر ۱۲ • شمارہ نمبر ۲۲ بتاریخ ۱۲ تا ۱۸ نومبر ۱۹۹۳ء

معجزاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ★ عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان

(ربوہ) صدیق آباد میں

بارھویں سالانہ

ختمِ نبوت

کانفرنس کا انعقاد

قادیانیوں کا عبرتناک انجام

طب و صحت
تمباکو نہیں
انسان
جل رہا ہے

عقیدۂ ختمِ نبوۃ قرآن و سنت کی روشنی میں

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی رقم مسلمانوں کو مرتد بنانے میں استعمال ہو؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

لیکن

اس کے باوجود آپ کی لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے **آپ کی رقم سے** مسلمانوں کو مرتد بنایا جارہا ہے

وہ کیسے؟

آپ میں سے بعض لوگ قادیانیوں سے خرید و فروخت کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں سے لین دین کرتے ہیں اور قادیانی کارخانوں کی مصنوعات استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں؟

اسی خرید و فروخت، لین دین کے ذریعہ قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی **ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ** اپنے مرکز ربوہ میں جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں اور انکا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھئے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہذا

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کردیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجیے۔ قادیانی حضرات مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے کروڑوں روپیہ ہر سال خرچ کرتے ہیں

مرکزی دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ

ملتان (پاکستان) فون: ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
('AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE')

جلد نمبر ۱۲۔ شمارہ نمبر ۲۳
بتاریخ ۲۴ تا ۳۰/ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ
بمطابق ۱۲ تا ۱۸/ نومبر ۱۹۹۳ء

اس شمارے میں

۱۔ آج کل (نظم) ——— ۴
۲۔ آٹھویں ترمیم اور اسلامی دفعات (اداریہ) ——— ۵
۳۔ درس قرآن۔ سورۃ الحجرات ——— ۶
۴۔ عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان ——— ۷
۵۔ معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ——— ۹
۶۔ نجوم ہدایت یا تکمیل انسانیت ——— ۱۲
۷۔ بزم ختم نبوت ——— ۱۴
۸۔ آزادی نسواں کا غلط مفہوم ——— ۱۵
۹۔ عقیدۂ ختم نبوت قرآن و سنت کی روشنی میں ——— ۱۶
۱۰۔ ربوہ۔ صدیق آباد میں ختم نبوت کانفرنس ——— ۱۷
۱۱۔ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے ——— ۱۸
۱۲۔ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے ——— ۱۸
۱۳۔ قادیانیوں کا عبرتناک انجام (تیسری اور آخری قسط) ——— ۱۹
۱۴۔ طب و صحت۔ تمباکو نہیں انسان جل رہا ہے ——— ۲۲
۱۵۔ دس کی بہاریں ——— ۲۳

سرپرست — مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ
مدیر اعلیٰ — حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مدیر مسئول — عبدالرحمان باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

سرکولیشن منیجر — محمد انور رانا
قانونی مشیر — حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
تزئین — خوشی محمد انصاری
پبلشر — عبدالرحمان باوا
طابع — سید شاہد حسن
مطبع — القادر پرنٹنگ پریس
مقام اشاعت — ۱۴۰ بزرٹہ لائن کراچی

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون نمبر 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN LONDON
SW9 9HZ U.K. PHONE: 071-737-8199

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

آج کل

از جناب عبدالمجید صاحب صدیقی، کراچی

ابتر ہماری قوم کی حالت ہے آج کل — دنیا سے شوق، دین سے نفرت ہے آج کل

لب پر خدا خدا ہے مگر دل میں کچھ نہیں — ایمان کی یہی تو حقیقت ہے آج کل

اب کس شمار میں ہے شہادت رسولؐ کی — قرآں پہ جرح کرنا لیاقت ہے آج کل

اگلوں کی بات بات پہ کہہ دینا نان سنس — بس ختم اس پہ ساری فصاحت ہے آج کل

معراج تھا رسول کا اک خواب، کیا ہوا — ایروپلین میں بھی یہ رفعت ہے آج کل

احکام دیں میں فیشن اغیار کے لئے — قطع و برید حسب ضرورت ہے آج کل

ہر شخص بن رہا ہے رسالت کا مدعی — بچوں کا کھیل گویا رسالت ہے آج کل

بالکل غلط ہے یہ بھی کہ ہے روح کوئی شے — کہتے تھے جس کو روح حرارت ہے آج کل

واعظ نے جاہلوں کے ڈرانے کے واسطے — دوزخ یہ کیا بنائی یہ وحشت ہے آج کل

حاصل ہے سیر پارک و وہسکی وہاں اب — لایعنی بات نعمت جنت ہے آج کل

پتلون کوٹ ڈاٹ کے ٹینس میں جائیے — پڑھنا نماز شام قباحت ہے آج کل

مرتے ہیں بھوک پیاس سے ناحق یہ شیخ جی — روزہ بھی یادگار جہالت ہے آج کل

دینا زکوٰۃ مال کی ہے اک فضول بات — چندہ کمیٹیوں کا سخاوت ہے آج کل

مانا کہ اونٹ کی جگہ موٹر بھی مل سکے — پھر بھی تو حج میں گرمی کی شدت ہے آج کل

ہر بوالہوس کو عشق کا سودائے خام ہے — بدنام کتنا لفظ محبت ہے آج کل

القصہ دین و مذہب و ملت کی سلطنت — تہذیب نو کے زیر قیادت ہے آج کل

چھپ جاتی ہے جو نظم مری بیشتر غلط — کاتب کی مجھ پہ عین عنایت ہے آج کل

صدیقی ہم تو اس کو سمجھتے ہیں خوش نصیب — ایمان جس کا صاف سلامت ہے آج کل

آٹھویں ترمیم کی اسلامی دفعات کو نہ چھیڑا جائے ورنہ.............!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس منعقدہ ۲۱/۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات ربوہ کو ایک قرارداد یہ بھی منظور کی گئی تھی کہ۔

"موجودہ منتخب حکومت نے انتخابات کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ وہ آٹھویں ترمیم کو یکسر ختم کردے گی۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ آٹھویں ترمیم میں شامل اسلامی دفعات' شرعی عدالتوں اور بالخصوص امتناع قادیانیت آرڈیننس کو منسوخ نہ کیا جائے۔ اگر حکومت نے ایسا اعلان کیا تو اس کے خلاف بھرپور تحریک چلائی جائے گی۔"

(ہفت روزہ ختم نبوت ص ۳ ج ۲ شمارہ ۲۲۔ ۵ تا ۱۱/ نومبر ۱۹۹۳ء)

اب جبکہ حکومت منتخب ہو چکی ہے تو حکومتی حلقوں کی جانب سے متضاد بیانات آرہے ہیں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب ڈاکٹر شیر افگن صاحب نے کہا ہے کہ۔

"حکومت قومی اسمبلی کے باقاعدہ اجلاس میں آٹھویں ترمیم کے ناقص حصوں کو ختم کرنے کے لئے ایک بل پیش کرے گی' تاہم آٹھویں ترمیم کی اسلامی دفعات برقرار رکھی جائیں گی۔"

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۲/ اکتوبر ۱۹۹۳ء)

اس کے بعد انہوں نے ۲۴/ اکتوبر کو ایک بیان میں کہا۔

"آٹھویں ترمیم کی اسلامی شقوں کو نہیں چھیڑا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد پارلیمنٹ اور آئین کی بالادستی ہے۔"
(جنگ ۲۴/ اکتوبر ۱۹۹۳ء)

لیکن اس کے برعکس پاکستان کے اٹارنی جنرل فخرالدین جی ابراہیم نے کہا کہ۔

"آٹھویں ترمیم کا مکمل خاتمہ ہی ملک اور جمہوریت کے لئے مفید ہے۔ ایک آدھ شق ختم کرنے سے جمہوریت مفلوج ہی رہے گی۔ ایک اخبار کو دیئے گئے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ایک آمر نے صرف اپنے آپ کو تحفظ دینے کے لئے اس ترمیم سے جمہوریت کو نقصان پہنچایا۔"
(روزنامہ جسارت کراچی ۵/ نومبر ۱۹۹۳ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اسٹیج ایک مشترکہ اسٹیج ہے۔ ربوہ میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے راہنماؤں نے شرکت کی۔ اس لئے مذکورہ قرارداد کو تمام مذہبی اور دینی جماعتوں کی تائید اور حمایت حاصل ہے۔ اس لئے اس مسئلہ پر کسی رو رعایت نہیں برتی جاسکتی۔

اگر آٹھویں ترمیم کی وہ دفعات ختم کی جاتی ہیں' جن کا تعلق صدر کے اختیارات سے ہے تو یہ ایک سیاسی مسئلہ ہے جبکہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن آٹھویں ترمیم کی اسلامی دفعات کو چھیڑنا پاکستان کے غیور عوام کو ایک زبردست تحریک کی دعوت دینے کے مترادف ہے۔ جن لوگوں نے پیپلز پارٹی کو ووٹ دیئے ہیں وہ بھی مسلمان ہیں اور مسلمان کا کسی بھی سیاسی یا مذہبی جماعت سے تعلق ہو' اسلام اور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے مسئلہ پر بڑا حساس واقع ہوا ہے۔ اگر حکومت نے شرعی عدالتوں یا دیگر اسلامی دفعات کے علاوہ گستاخ رسول قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو ختم کرنے کی جسارت کی تو پاکستان کے غیور عوام اپنی جان کی بازی لگا کر بھی اسلامی دفعات کو ختم نہیں ہونے دیں گے۔

ہمیں فخرالدین جی ابراہیم کے حدود اربعہ' حسب نسب اور دین و مذہب کا کچھ علم نہیں البتہ جناب ڈاکٹر شیر افگن صاحب کا جس ضلع سے تعلق ہے وہ مردم خیز' غیور اور بہادر عوام کا ضلع ہے' یعنی ضلع میانوالی۔ جس طرح وہ دنیوی معاملات میں جرات اور بہادری کا مظاہرہ کرتے ہیں' اسی طرح اسلام اور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت پہ کٹ مرنا اور اپنی جان کی بازی لگانا جانتے ہیں۔ اس لئے ہماری جناب ڈاکٹر صاحب موصوف سے گزارش ہے کہ وہ اپنے غیور عوام اور اپنے بہادر ضلع کی لاج رکھیں اور آٹھویں ترمیم سے اسلامی دفعات خصوصاً "امتناع قادیانیت آرڈیننس کو ختم نہ ہونے دیں' خواہ انہیں وزارت ہی کیوں نہ چھوڑنی پڑے۔

یہاں ہم یہ گزارش کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ایک عرصہ سے قادیانی انگریزی اخبارات جن میں ڈان کراچی سرفہرست ہے' آٹھویں ترمیم کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ قادیانی اقلیت پر مظالم کا رونا رو رہے ہیں اور اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ آٹھویں ترمیم خاص طور پر ختم کردی جائے۔ یہ محض ڈھونگ اور بیرونی دنیا امریکہ' برطانیہ اور دوسرے یورپین ممالک کو جن کے یہ جاسوس اور ایجنٹ ہیں انہیں متاثر کرنے کے لئے ایسا کر رہے ہیں اور انگریزی اخبارات کو استعمال کر رہے ہیں حالانکہ ابھی قادیانیوں نے خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کیا جبکہ وہ آئینی لحاظ سے غیر مسلم ہیں اور یہ آئین بھی بھٹو مرحوم کا بنایا ہوا ہے' جس پر تمام جماعتوں نے اتفاق کیا اور مرزائیوں کے آنجہانی خلیفہ مرزا ناصر کو اپنا موقف پیش کرنے کی کھلی اجازت دی۔ اس لئے مرزائی اس آئین کے باغی ہیں' ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان کے خلاف بغاوت کا مقدمہ چلایا جاتا لیکن انہیں انگریزی اخبارات کے ذریعے پاکستان اور یہاں کے عوام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کی کھلی اجازت ملی ہوئی ہے' اس لئے حکومت کو چاہئے کہ وہ اس صورتحال کا بھی نوٹس لے اور انگریزی اخبارات کا محاسبہ کرے۔ ورنہ یہاں کے عوام ان اخبارات کا گھیراؤ کرنے پر مجبور ہوجائیں گے۔

حضرت مولانا محمد احمد صاحب کراچی

ساتواں درس

سورۃ الحجرات

بسم اللہ الرحمان الرحیم ○

یاایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثی و جعلنکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللہ اتقکم ان اللہ علیم خبیر ○ قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا و لکن قولوا اسلمنا و لما یدخل الایمان فی قلوبکم و ان تطیعوا اللہ و رسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیا ان اللہ غفور رحیم ○

"اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا' تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو' اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو' اللہ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے۔ یہ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے' آپ فرمادیجئے کہ تم ایمان تو نہیں لائے لیکن یوں کہو کہ ہم مطیع ہوگئے اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا' اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مان لو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی کمی نہ کرے گا' بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔"

تفسیر و تشریح

گزشتہ آیات میں اہل ایمان کو خطاب کرکے ایک دوسرے سے بدگمانی' کسی کے عیوب کی تفتیش اور کسی کی غیبت یعنی بدگوئی کرنے کی ممانعت فرمائی گئی تھی۔ اب چونکہ کسی کی غیبت' عیب جوئی اور طعن و تشنیع کا منشا محض کبر ہوتا ہے کہ آدمی اپنے کو بڑا اور دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے' اس لئے آگے ان آیات میں قرآن پاک نے اس کبر کی بھی جڑ کاٹ دی اور بتلایا کہ اصل میں انسان کا بڑا چھوٹا یا معزز و حقیر ہونا کچھ ذات پات' خاندان و نسب سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ جو شخص جس قدر نیک خصلت' متقی' پرہیزگار ہو اور اللہ سے ڈرنے والا ہو اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز و مکرم ہے۔ نسب کی حقیقت تو یہ ہے کہ سارے انسان ایک مرد اور ایک عورت یعنی حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی اولاد ہیں۔ شیخ' سید' مغل' پٹھان' صدیقی' فاروقی' عثمانی' انصاری سب کا سلسلہ حضرت آدم اور حوا پر ختم ہوتا ہے۔ یہ ذاتیں' قومیت اور خاندانی تقسیم یہ تو اللہ تعالیٰ نے محض تعارف اور شناخت اور پہچان کے لئے مقرر کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں شرف' فضیلت اور مقبولیت تمام تر ذاتی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ گویا فضیلت کے لحاظ سے اسلام نے انسانی آبادی کی تقسیم صرف دو ہی طبقوں میں رکھی ہے۔ متقی اور غیر متقی اس کے علاوہ اسلام میں حقیقی تقسیم نہ امیر و غریب کی ہے۔ نہ نسلی شریف اور نہ نسلی رذیل کی ہے۔ نہ کالے گورے کی ہے۔ بلکہ صرف متقی اور غیر متقی کی ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ جس کو حق تعالیٰ کسی شریف اور معزز اور بزرگ گھرانے میں پیدا کردے وہ ایک موہوب شرف ہے اور غیر اختیاری فضل جیسے کسی کو حسین و خوبصورت بنادیا جائے لیکن یہ چیز ناز اور فخر کرنے کے لائق نہیں کہ اسی کو معیار کمال اور فضیلت کا ٹھہرا لیا جائے اور دوسروں کو حقیر جانا جائے۔ ہاں جس کو یہ نسبی شرف حاصل ہو اس کو شکر کرنا چاہئے کہ اللہ نے بلا اختیار و کسب کے یہ نعمت مرحمت فرمائی اور شکر میں یہ بھی داخل ہے کہ غرور اور فخر سے باز رہے اور اس نعمت کو برے اخلاق اور بدخصلتوں سے خراب نہ ہونے دے۔ حدیث شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر بیت اللہ کا طواف فرمایا تاکہ سب لوگ دیکھ سکیں اور طواف سے فارغ ہوکر آپ نے خطبہ دیا اور اس میں ارشاد فرمایا۔

"شکر ہے اللہ کا جس نے فخر جاہلیت کو اور اس کے تکبر کو تم سے دور کردیا۔ اب تمام مسلمانوں کی صرف دو قسمیں ہیں ایک نیک اور متقی جو اللہ کے نزدیک شریف اور محترم ہے۔ دوسرا فاجر شقی جو اللہ کے نزدیک ذلیل و حقیر ہے۔"

اس کے بعد آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

یاایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثی و جعلنکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللہ اتقکم ان اللہ علیم خبیر ○

الغرض انسان کی فضیلت' شرف اور عزت کا اصلی معیار نسب نہیں بلکہ تقویٰ و طہارت ہے اور متقی آدمی دوسرے کو حقیر کب سمجھے گا۔ پھر آگے بتلایا جاتا ہے کہ یہ ظاہری تقویٰ بھی دنیا میں کسی کی شیخی' تعلی اور تفاخر کی بنیاد نہیں بن سکتا کیونکہ تقویٰ اصل میں دل سے ہے اور دل کا حال اللہ تعالیٰ ہی پر روشن ہے کہ کون واقعی کس حد تک متقی ہے اور جو ظاہر میں متقی نظر آتا ہے وہ باطن میں کیسا ہے اور آئندہ کیسا رہے گا؟ تو یہاں دعوائے تقدس و تقویٰ سے ممانعت کی طرف اشارہ ہے۔ آگے ایک ایسی ہی خاص جماعت کا ذکر فرمایا گیا جنہوں نے بطور ریا کے اس کا اظہار بھی اور دعویٰ کیا تھا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں آیت میں اعراب سے مراد قبیلہ بنو اسد کے دیہاتی ہیں کہ قحط شدید کے ایام میں صدقہ لینے کی غرض سے مدینہ طیبہ آئے اور اظہار کیا کہ ہم ایمان لائے مگر دراصل دل میں ایمان اور اللہ و رسول کی اطاعت مقصود نہ تھی۔ لیکن بعض مفسرین نے اعراب سے یہاں عام دیہاتی لوگ مراد لئے جو اسلام میں داخل ہوتے ہی ایمان کا بڑھا چڑھا دعویٰ کرنے لگتے تھے حالانکہ دراصل ان کے دل میں اب تک ایمان کی جڑیں مضبوط نہیں ہوئی تھیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس دعوے سے روکا۔ یہ اعرابی دعویٰ کرتے کہ ہم ایمان لائے اس پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے فرمایا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیہاتی جو آپ کے پاس آکر ایمان لانے کے مدعی ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو آپ فرمادیجئے کہ تم ایمان تو نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مخالف چھوڑ کر مطیع ہوگئے یعنی امنا کے بجائے اسلمنا کہو اور باقی ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اس لئے ایمان کا دعویٰ مت کرو۔ لیکن اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا سب باتوں میں کہنا مان لو جس میں یہ بھی داخل ہے کہ دل

باقی ص ۱۴ پر

تحریر۔ مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان

جو شخص توحید الٰہی سے برگشتہ کر کے بت پرستی کی دعوت دے' اسے سنگسار کیا جاوے

قال تعالیٰ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم (الاحزاب ۶)

ترجمہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ اہل ایمان کو اپنی جانوں سے بھی بڑھ کر عزیز اور مقدم ہے۔"

یاایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ (الحجرات ۲)

ترجمہ "اے ایمان والو! اپنی آوازیں (دوران گفتگو) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرنا اور نہ آپس کی طرح آپؐ کے حضور اونچی بات کرنا۔ کہیں تمہاری بے شعوری میں تمہارے اعمال ہی حبط نہ ہو جائیں۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا آیات اور اس جیسی دیگر متعدد آیات قرآنیہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور ادب و احترام نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ آپ کی شان اقدس میں معمولی سی گستاخی اور سوء ادبی نور ایمان کو گل اور خرمن اعمال کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔

خداوند عالم نے ایذا اور گستاخی کے مسئلہ میں اپنے حبیب کریمؐ کو اپنے ساتھ رکھا ہے۔ فرمایا۔

ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذابا مھینا۔ (۳۳:۵۷)

ترجمہ "بلاشبہ جو لوگ خدا اور اس کے رسول معظمؐ کو ایذا پہنچاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر دنیا و آخرت میں لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

یہ آیت اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہے۔ اسی بناء پر جملہ اہل اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ جو کوئی آپ کی شان اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کرے اس کی سزا قتل ہے۔ جس میں کوئی رعایت یا اپیل کی گنجائش نہیں ہے۔ چنانچہ ابتداء ہی سے امت نے اس قانون پر عملدرآمد کیا ہے بلکہ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کا نفاذ فرمایا ہے جیسا کہ کعب بن اشرف یہودی وغیرہ کا واقعہ مشہور ہے۔

وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان میں جو کہ لیا ہی نفاذ اسلام کے لئے تھا مسلمانوں نے مطالبہ کر کے کچھ مدت پیشتر یہ قانون پاس کرا لیا ہے مگر مخالفین اسلام بالخصوص عیسائی اقلیت جو کہ ابتداء ہی سے اس جرم کی مرتکب رہی ہے اور انگریزی حکومت کے قائم ہو جانے پر تو اس نے حد ہی کر دی بڑے بڑے منہ پھٹ' دیسی اور ولایتی پادری اور منادچوکوں اور بازاروں میں کھڑے ہو کر علی الاعلان اسلام اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بے باکانہ ہرزہ سرائی کرتے رہے۔ بڑی بڑی غلیظ اور دل آزار کتب و رسائل شائع کرتے رہے۔ ادھر عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہمت سے بڑھ کر ان کا دفاع کرتے رہے' جس کے نتیجے میں یہ لوگ پبلک مقامات سے تو روپوش ہو گئے مناظرہ بازی سے بھی کترانے لگے' مگر تحریر و تالیف میں یہ حرکت شیطانی برابر کرتے رہے۔ اس بناء پر جب یہ قانون منظور کرا لیا گیا تو ان لوگوں کو بہت کوفت ہوئی حتیٰ کہ حالیہ الیکشن کے دوران ان کے نمائندوں نے اعلان کیا کہ ہم اس پارٹی کی حمایت کریں گے جو اس قانون (توہین رسالتؐ) کو منسوخ کرنے کا وعدہ کرے گی۔ ہماری شنید کے مطابق پیپلز پارٹی کی رہنما نے اس کی حامی بھری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کے ساتھ آٹھویں ترمیم کی تنسیخ کا بھی وعدہ کر لیا ہے مگر ہم پورے عزم اور وثوق سے ان مخالفین کو کہتے ہیں کہ تمہاری یہ آرزو کبھی بھی پوری نہ ہو گی۔ محترمہ بے نظیر یا کسی بھی حکمران میں اتنی جرات نہیں کہ وہ اہل اسلام کے اس عقیدہ اور جذبات سے اتنی آسانی سے کھیل سکے۔ اس دن کا سورج طلوع ہونے سے رہا جس دن ان قوانین پر خط تنسیخ پھیرا جائے گا۔

عیسائیوں کی مخالفت کی وجہ تو یہ ہے کہ ان کی مذہبی کتاب بائبل میں عظمت رسالت نام کی کوئی چیز نہیں ہر قسم کا گھناؤنے سے گھناؤنا جرم اور گناہ حتیٰ کہ کفر و شرک تک انہوں نے انبیاء کرامؑ کے کھاتے میں بے دریغ ڈال رکھا ہے۔ جیسے بدکاری' اغوا' دھوکہ دہی' فراڈ' چوری وغیرہ۔ العیاذ باللہ۔

بھلا جن کی الہامی کتاب میں یہ تحریر ہو کہ۔

نبی سے کاہن تک سب دغاباز ہے۔ یرمیاہ ۸:۱۰

مسیح نے کہا کہ جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں۔ (انجیل یوحنا ۱۰:۸)

اس کے ماننے والے کتنی کچھ عظمت و تکریم کو ملحوظ رکھیں گے۔

دوسرے اس بناء پر کہ موجودہ عیسائیت یونانیت کا چربہ اور عکس ہے اور یونانی لوگ جہاں عبادت خانوں میں اپنے دیوتاؤں اور بتوں کو پوجتے تھے وہاں ڈراموں میں ان کی خوب درگت بھی بناتے تھے۔ اس لئے ان لوگوں کے ذہنوں میں انبیاءؑ و رسلؑ کی کوئی وقعت اور قدر و قیمت نہیں ہوتی حتیٰ کہ انہوں نے جو کچھ حضرت عیسیٰ مسیحؑ کے متعلق کہا اور لکھا ہے الامان والحفیظ ہماری زبان اور قلم اس کے اظہار سے عاجز و قاصر ہے۔

مسئلہ توہین اور بائبل

ان لوگوں کے اس رویے کے باوجود بائبل میں اصل مسئلہ موجود ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

جھوٹے مدعی نبوت کو قتل کیا جاوے۔

جو شخص توحید الٰہی سے برگشتہ کر کے بت پرستی کی دعوت دے اسے سنگسار کیا جاوے۔ کتاب استثنا باب ۱۳ اور ۱۸:۲۰

جنگ میں کامیابی اور فتح کے بعد مغلوب قوم کے متعلق تورات میں ہے کہ۔

وہاں کے ہر مرد کو قتل کردیا جائے صرف عورتوں اور چارپاؤں کو اپنے لئے باقی رکھ لیا جاوے۔ کتاب استثناء باب ۲۰ آیت ۱۴

مغلوب بت پرست اقوام (حتی۔ آموری۔ کنعانی۔ فرزی اور یبوسی وغیرہ) کو زندہ نہ چھوڑا جائے کیونکہ ان کی بت پرستی اور برے افعال تمہارے اندر آسکتے ہیں۔ استثنا ۲۰:۱۶ تا ۱۸

مندرجہ بالا حوالہ جات سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے کہ۔

۱۔ جھوٹا مدعی نبوت قتل کیا جائے مگر یہ لوگ اس کو پناہ دیتے ہیں جیسے مرزا قادیانی وغیرہ۔

۲۔ جو کوئی بت پرستی کی دعوت دے اسے سنگسار کردیا جائے۔

۳۔ تمام بت پرستوں کو نیست و نابود کردیا جائے۔ ان کے عبادت خانے برباد کردیئے جائیں مگر یہ لوگ خود مسیحؑ صلیب اور مریم اور بزرگوں کی قبروں کے پجاری ہیں۔

۴۔ جب برائی کی دعوت دینے والا واجب القتل اور بائیکاٹ کا مستحق ہے تو اس کی تلقین پر اس برائی کا مرتکب (مرتد) کیوں واجب القتل نہیں ہوگا۔ جیسے کتاب استثنا ۲۲:۲۴ اور گنتی ۲۵ میں مذکور ہے۔

مزید واجب القتل جرائم

۱۔ اگر کوئی کسی آدمی کو ایسا مارے کہ وہ مرجائے تو وہ قطعی جان سے مارا جائے۔ خروج ۲۱:۱۲

۲۔ اگر کوئی دیدہ دانستہ اپنے ہمسایہ پر چڑھ آئے تاکہ اسے مکا سے مار ڈالے تو تو اسے میری قربان گاہ سے جدا کردینا تاکہ وہ مارا جائے۔ خروج ۲۱:۱۴۔ یعنی یہ بھی واجب القتل ہے۔

۳۔ جو کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں کو مارے وہ قطعی جان سے مارا جائے۔ ۲۱:۱۵

۴۔ جو کوئی کسی آدمی کو چرائے (اغوا کرے) وہ قطعی مار ڈالا جائے۔ خروج ۲۱:۱۶

۵۔ جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے وہ قطعی مار ڈالا جائے۔ ۲۱:۱۷

۶۔ جو باپ یا ماں کو برا کہے وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ انجیل متی ۱۵:۴ مرقس ۷:۱۰

۷۔ اگر کسی کا بیل کسی مرد یا عورت کو ایسا سینگ مارے کہ وہ مرجائے تو وہ بیل سنگسار کیا جاوے۔ اگر وہ بیل کھلا ہو اور اسے مارنے کی عادت بھی ہو تو بیل کو سنگسار اور اس کے مالک کو بھی مارا جائے۔ خروج ۲۱:۲۹۔ کیونکہ اس نے اس بیل کو باندھ کر نہیں رکھا تھا)۔

۸۔ جادوگرنی کو زندہ نہ چھوڑا جائے (یعنی قتل کردی جائے) خروج ۲۲:۱۸

۹۔ جانور سے بدفعلی کرنے والے کو جان سے مار دیا جائے۔ ۲۲:۱۹

۱۰۔ جو کوئی واحد خدا کو چھوڑ کر کسی اور معبود کے آگے قربانی چڑھائے وہ بالکل نابود کردیا جائے۔ ۲۲:۲۰

۱۱۔ وہ مرد یا عورت جس میں جن ہو یا وہ جادوگر ہو تو سنگسار کرکے مار دیئے جائیں۔ احبار ۲۰:۲۷

۱۲۔ جو خداوند کے نام پر کفر بکے ضرور جان سے مارا جائے۔ ساری جماعت اسے قطعی سنگسار کرے۔ خواہ دیسی ہو یا پردیسی۔ جب وہ پاک نام پر کفر بکے (کلمہ کفر بکے) تو وہ ضرور جان سے مارا جائے اور جو کوئی کسی آدمی کو جان سے مار ڈالے وہ ضرور جان سے مارا جائے۔ احبار ۲۴:۱۶، ۱۷

۱۳۔ سبت یعنی ہفتہ کی بے حرمتی کرنے والا یعنی اس میں کوئی کام کرنے والا بھی مار دیا جائے۔ خروج ۳۵:۲

چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے ہفتہ کے دن جنگل میں لکڑیاں چننے والے کو قتل کا حکم دیا۔ کتاب گنتی ۱۵:۳۵

قارئین کرام! مندرجہ بالا کثیر حوالہ جات کی روشنی میں کیا عیسائیوں کا موجودہ رویہ ان کی بائبل کے مطابق ہے یا سراسر اس سے بغاوت اور انحراف پر مبنی ہے۔

جب جھوٹے نبی کا قتل ضروری ہے تو سچے نبیؐ کا تحفظ کیوں ضروری نہیں؟ جب بت پرستی کی تلقین کرنے والے کو قتل کرنا ضروری ہے اور بت پرستوں کو قتل کرنا بھی ضروری ہے تو پھر بت پرستی اور شرک کی تردید کرنے والے انبیاءؑ و رسلؑ کے گستاخ کا قتل کیوں ضروری نہیں؟ جب غیور خدائے واحد کا بے حرمتی کرنے والا واجب القتل ہے تو اس کے نمائندہ (نبی) کی توہین کیوں واجب القتل نہیں؟ جب ماں باپ کی بے حرمتی واجب القتل ہے تو ماں باپ سے کہیں زیادہ معظم و محترم انبیاءؑ کی توہین کیوں واجب القتل نہیں ہے؟ جب ہفتہ کی توہین باعث قتل ہے تو انبیاءؑ و رسلؑ کی توہین کیوں باعث قتل نہیں؟

اے نادانو! کیا مقدس بڑا ہے یا اس کا چڑھاوا۔ (متی ۲۳:۱۷)

کیا صحیح تعلیمات زیادہ اہم ہیں یا ان کے پیش کرنے والے انبیاء و رسلؑ؟

میرے خیال میں مندرجہ بالا تفصیل کے بعد کسی بھی ذی ہوش انسان کو توہین رسالت کے قانون کی معقولیت اور حقانیت میں شبہ نہیں رہ سکتا۔ البتہ کج طبعی کا کوئی علاج نہیں۔ علاوہ ازیں یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے' کسی غیر مسلم عیسائی یا قادیانی وغیرہ کو اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے؟ ورنہ ہمارے حقوق پر دست درازی ہوگی۔

جب تم جمہوریت اور آزادی رائے کا ڈھنڈورا پیٹتے پھرتے ہو' حقوق انسانی کے علمبردار بنے پھرتے ہو تو کیا یہ جمہوریت اور آزادی رائے ہے کہ ہم اہل اسلام اپنے محسن اعظم فخر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کے تحفظ کا قانون بناتے ہیں تو تم خواہ مخواہ بلاجواز اس میں دخل انداز ہوتے ہو۔ لہٰذا جمہور (اکثریت) ہم ہیں یا تم معمولی سی اقلیت؟

کیا تمہارے عیسائی ممالک میں ایسے ہی قوانین ہیں کہ جس کی جو مرضی ہو کہتا پھرے؟ اس پر کوئی قدغن اور گرفت نہیں ہوتی۔ کیا تم نے اپنے ممالک میں عیسائیت کے تحفظ کا قانون نہیں بنایا؟ جب یہ سب کچھ ہے تو ہمیں اس حق سے کیونکر محروم رکھ سکتے ہو؟ لہٰذا ہم تمہاری بالکل پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے حکمرانوں سے سوال کرتے ہیں تم مسلمان کہلانے کے حوالہ سے ہمارے مفادات کے پابند ہو یا سات سمندر پار مفاد پرست اور سماج دشمن عیسائی حکمرانوں کے؟

اگر بالفرض تم نے ان قوانین کی تنسیخ کے لئے کوئی جرات کرنے کا سوچا تو ہم اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر بھی تمہیں اس حرکت بد سے روکیں گے اور ہر قسم کی قربانی دے کر بھی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کی حفاظت کریں گے (انشاء اللہ العزیز)۔

الذین اٰمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہٗ اولٰئک ھم المفلحون۔ ۷:۱۵۷

نوٹ:۔ ہر باغیرت مسلمان (عالم' خطیب' اسٹوڈنٹ' وکیل' دکاندار' صنعت کار) سے گزارش ہے کہ وہ اس تحریر سے اخذ کرکے قرارداد' اخباری بیانات' تحریر و تقریر میں اپنے جذبات کا اظہار کرکے اپنی دینی غیرت کا ثبوت دے۔

●●

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی۔ فون ۲۵۵۰۲۰ —

قسط نمبر1

محمد اقبال، حیدر آباد

معجزاتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم

معجزات انبیاء برحق ہیں، اللہ نے نبیوں کو ہر زمانے میں ضرورت کے مطابق معجزے دیئے

معجزہ کے معنی ہیں عاجز کرنے والی چیز۔ یعنی ایسا کام کرنا جو تمام انسانوں کے بس کا نہ ہو۔ جیسے پتھر میں سے جانور کا پیدا کر دینا۔ ہاتھ یا پتھر وغیرہ سے پانی کا نکالنا۔ چاند کو دو ٹکڑے کرنا وغیرہ وغیرہ۔ معجزہ دراصل نبوت کی دلیل ہوتا ہے۔ جب مخالف اور معاند پیغمبر کے ساتھ برسرپیکار ہوتے ہیں اور پیغمبر کو کاذب، ساحر، مسحور و مجنوں وغیرہ کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر اور رسول کی صداقت پر معجزہ پیش کرتا ہے۔ معجزات پیغمبروں کے ہاتھ پر اس لئے ظاہر کئے جاتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو کہ قدرت کی نصرت ان کے ساتھ ہے۔ ان کے ارشادات برحق ہیں وہ واقعتاً "اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں۔ معجزہ دراصل خدا کا فعل ہوتا ہے جو پیغمبر کے وجود سے ظہور ہوتا ہے۔ معجزہ پیغمبر کے بس کی چیز نہیں کہ جب چاہا دکھا دیا۔ یہ اللہ کے بس اور اختیار میں ہوتا ہے وہ جب چاہے ظہور میں لائے۔ معجزہ خلق کو عاجز کر دیتا ہے۔ کوئی اس کی مثل نہیں لا سکتا۔

معجزات انبیاء برحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں انبیاء علیہم السلام بھیجے، مرسل بھیجے اور ان کو معجزے دیئے۔ جیسی ضرورت تھی ویسے معجزے دیئے۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں جادوگروں کا زور تھا۔ حضرت موسیٰؑ کو معجزے دیئے۔ کس کے مقابلے میں؟ جادوگروں کے مقابلے میں۔ جادوگر شکست کھا گئے۔ حضرت عیسیٰؑ کو معجزے دیئے۔ حکیموں اور ڈاکٹروں کے مقابلے میں۔ حضرت عیسیٰؑ کوڑھ کی بیماری والے کے بدن پر ہاتھ پھیرتے تو وہ تندرست ہو جاتا۔ اندھا مادر زاد بینا ہو جاتا۔ مردہ کے سرہانے کھڑے ہو کر کہتے قم باذن اللہ وہ زندہ ہو جاتا۔ کہنا ان کا کام تھا اس میں روح ڈالنی اللہ کا کام تھا۔

جو صفت ایک ایک نبی کو اللہ نے دی تھی وہ صفتیں ساری محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ نے جمع فرما دیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے مردوں کو زندہ کیا۔ مردے کے ساتھ تو یوں بھی روح کا من وجہ ایک تعلق ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑیوں میں جان ڈالی ہے۔ معجزانہ طور پر وہ لکڑی، ستون، وہ استن حنانہ روتا ہے گفتگو کرتا ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے حیوانوں سے باتیں کیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوانوں سے باتیں کیں۔ ایک دفعہ مدینے شریف سے باہر تشریف لے گئے۔ ایک اونٹ دوڑا ہوا آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آ کے سر ڈال دیا۔ شور کرتا ہے "بڑبڑاتا" ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔ فرماتے ہیں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ کسی نے جواب دیا کہ میں اس کا مالک ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اونٹ تیری شکایت کر رہا ہے۔ کہتا ہے کہ میرا مالک مجھے چارہ کم ڈالتا ہے، مجھ سے کام زیادہ لیتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا تو اس اونٹ کے مالک نے کہا کہ حضورؐ! آئندہ یہ شکایت آپ کے پاس نہیں پہنچے گی۔

حضرت سلیمانؑ ہوا کے ساتھ اڑتے تھے۔ تخت ان کا اڑتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی معراج شریف کیا۔ کہاں تک پہنچے ہیں۔ جہاں امریکہ کا راکٹ، امریکہ کا طیارہ نہیں پہنچ سکتا۔ قیامت تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی نکلا۔ جو اللہ گائے کے تھنوں سے دودھ نکال سکتا ہے، عورت کی چھاتی سے دودھ نکال سکتا ہے۔ جس ماں کے چودہ یا سولہ بچے ہوں گے اس نے کتنا دودھ پلایا ہو گا۔ کیا ماں کی چھاتی میں دودھ کی فیکٹری لگی ہوئی ہے؟ جو اللہ پتھروں سے پانی نکال سکتا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی نکال سکتا ہے۔

اللہ نے اپنے نبیوں کو ہر زمانے میں ضرورت کے مطابق معجزے دیئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ چونکہ قیامت تک تھا۔ آپ خاتم الانبیاء والمرسلین تھے۔ آئندہ جو ایجادات اور ترقیاں ہونے والی تھیں ان سب ترقیوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مات کر دیا۔ یہ علمی دور تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک علمی معجزہ دیا "قرآن مجید۔" یہ ایسا معجزہ ہے کہ آج بھی قرآن مجید چیلنج کرتا ہے کہ کوئی میرے مقابلے میں آئے، دلیل پیش کرے، کوئی اس جیسی سورۃ لے آئے۔ پھر سائنس کی ترقی تھی۔ سائنس نے ترقی کرنی تھی اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ معجزہ دے دیا کہ سائنس والے کتنی بھی ترقی کر لیں۔ وہاں تک نہیں پہنچ سکتے، جہاں تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے۔ پھر یہ سائنس کی ترقی تو خود ثبوت مہیا کر رہی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے لئے۔ آج سے پہلے وہ لوگ دعویدار تھے کہ اوپر کوئی نہیں جا سکتا، اب خود تسلیم کرتے ہیں اور جانے کے دعویدار بن رہے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے جو معجزات صادر ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد بہت بڑی ہے۔ کم از کم تین سو معجزات تو صحیح اور حسن روایات سے ثابت ہیں۔ علماء نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات نو سو تک گنے ہیں۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ "حدیبیہ" کے دن لوگوں کو پیاس لگی (پانی کا انتظام نہ تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک برتن پڑا ہوا تھا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو فرمایا۔ اس کے بعد لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے پاس پانی ختم ہو گیا ہے۔ ہمارے پاس وضو اور پینے کے لئے کوئی پانی نہیں رہا۔ سوائے اس پانی کے جو آپؐ کے برتن میں ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں (کہ لوگوں کی اس درخواست کو سن کر) آپؐ نے اپنا دست مبارک اس برتن میں رکھ دیا اور دست مبارک کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی بہنے لگا۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے وہ پانی پیا اور اس سے وضو کیا۔ حضرت جابرؓ سے

دریافت کیا گیا کہ اس وقت آپ کتنے تھے؟ (یعنی اس پانی کو کتنے آدمیوں نے استعمال کیا) آپؓ نے جواب فرمایا اس وقت تو ہم پندرہ سو تھے۔ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمارے لئے کافی ہوتا۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یہ پانی جو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے نکلا تھا آب زم زم سے بھی افضل ہے۔

حضرت براءؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم چودہ سو آدمی "حدیبیہ" کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ یہ حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے (جس بستی میں یہ کنواں تھا اسے بھی حدیبیہ کہتے ہیں اس کنویں ہی کے نام پر اس بستی کا نام رکھا گیا) فرماتے ہیں اس کنویں میں جو پانی تھا وہ ہم نے نکال لیا۔ یہاں تک کہ اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ رہا۔ کنواں بالکل خشک ہو گیا (پانی بہت کم تھا اور ضرورت زیادہ تھی۔ اتنی بڑی تعداد کے لئے کافی پانی چاہئے تھا۔ ظاہر ہے کہ پینے، وضو، غسل، کپڑوں کی صفائی وغیرہ کے لئے پانی بہت زیادہ مقدار میں ہونا ضروری تھا۔ اب جب کہ پانی نہ رہا تو صحابہؓ نے آپ کو اطلاع دی)

سو آپؐ کنویں کے پاس تشریف لائے اور کنویں کے کنارے پر تشریف فرماتے ہوئے۔ پھر آپؐ نے پانی کا ایک برتن منگوایا۔ پھر وضو فرمایا۔ کلی کی اور دعا فرمائی۔ پھر وہ پانی اور ایک تیر کنویں میں ڈالا اور فرمایا تھوڑی دیر رہنے دو۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ ایک ساعت بعد کنویں میں اتنا پانی آیا کہ خود بھی سیراب ہوئے اور صحابہؓ بھی سیراب ہوئے اور جتنا عرصہ وہاں ٹھہرے رہے، پانی میں کوئی کمی نہیں آئی۔

عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ پانی نہیں ہے اور پیاس لگی ہوئی ہے۔ آپؐ نے وہیں قیام فرمایا اور حضرت علیؓ اور ایک اور صحابیؓ کو پانی کی تلاش کا حکم دیا۔ چنانچہ دونوں پانی ڈھونڈنے کے لئے گئے۔ انہیں ایک عورت ملی جس کے پاس پانی کی بڑی بڑی مشکیں تھیں۔ انہوں نے اس عورت سے دریافت فرمایا کہ پانی یہاں سے کتنی مسافت پر ہے جواب دیا کہ کل میں اس وقت وہاں تھی جہاں پانی ہے۔ گویا چوبیس گھنٹہ کی مسافت بتلائی۔ ان حضرات نے اس سے فرمایا کہ ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو۔ اس عورت نے کہا کہ کیا وہ وہی ہیں جو بڑے ساحر مشہور ہیں۔ فرمانے لگے وہی ہیں جو تیرے دل میں ہیں (جس کا مطلب ہے کہ تمہیں ان ہی کے پاس لے جا رہے ہیں جنہیں تو دل میں جان گئی۔ بہت ہی احتیاط ملحوظ رکھی۔ اگر یہ فرمادیتے کہ ہاں وہی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ ہاں وہی ہیں جو ساحر ہیں) چنانچہ وہ عورت ان کے ساتھ روانہ ہوگئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر پانی پیش کیا۔ آپؐ نے اعلان فرمایا کہ برتن لاؤ۔ پھر دونوں مشکوں کا منہ کھول دیا اور فرمایا خود بھی پی لو، جانوروں کو بھی پلاؤ اور اپنے برتن بھی بھرلو۔ کہتے ہیں اس موقع پر چالیس صحابہ کرامؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔ صحابہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے پانی پیا، اپنے مشکیزے اور دوسرے برتن پانی سے بھرے مگر اللہ کی قسم اس عورت کے مشکیزوں میں جتنا پانی پہلے تھا اب بجائے کم ہونے کے اس سے بھی زیادہ معلوم ہو رہا تھا۔ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا کہ دیکھو! ہم نے تمہارا پانی کم نہیں کیا اور پھر صحابہؓ سے ارشاد فرمایا اس عورت کے ذریعے حق تعالیٰ نے پانی دلوایا، اس لئے اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ صحابہؓ نے اس کے لئے بہت کچھ جمع فرما کر گٹھڑی اس عورت کے اونٹ پر باندھ دی۔ اس کے بعد وہ عورت وہاں سے رخصت ہوئی۔ جب گھر پہنچی تو گھر والوں نے تاخیر سے آنے کا سبب دریافت کیا۔ عورت نے یہ واقعہ سنایا اور کہا کہ یا تو وہ (نبی اکرمؐ) بہت بڑے جادوگر ہیں اور یا پھر اللہ کے سچے رسول ہیں۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ اس عورت کے اس احسان کو صحابہ کرامؓ نے ہمیشہ یاد رکھا۔

جنگوں اور لڑائیوں میں صحابہ کرامؓ اس عورت کے قبیلے پر کبھی حملہ نہیں کرتے تھے۔ آس پاس جنگیں ہوتی رہتیں مگر اس کا قبیلہ محفوظ رہتا۔

اس بوڑھی عورت نے ایک روز اپنے بیٹوں اور قبیلہ والوں سے کہا کہ دیکھو یہ لوگ ادھر ادھر حملے کرتے ہیں مگر ہم پر کبھی حملہ نہیں کیا۔ وجہ یہ ہے کہ اس پانی کا احسان مانتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس مذہب کو ضرور قبول کرنا چاہئے، جس کے پیروکار اس قدر احسان شناس ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس بڑھیا اور اس کی اولاد اور قبیلہ والوں کو اسلام لانے کی توفیق بخشی۔

ام معبدؓ قبیلہ خزاعہ کی ایک عمر رسیدہ عورت تھی مگر بڑی تکڑی تھی۔ اپنے خیمہ کے باہر بیٹھی رہا کرتی تھی اور مسافروں کو پانی پلاتی تھی۔ جو کچھ ہو سکتا تھا وہ کھلا بھی دیا کرتی تھی۔ ہجرت کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خیمے سے گزرے تھے۔ تھوڑی دیر کے لئے یہاں قیام فرمایا۔ جب سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ام معبد کے

قادیانیت ہماری نظر میں

"قادیانیت ہماری نظر میں" کے بارے میں اہل علم حضرات کے تاثرات

ملنے کا پتہ

ہاں پہنچے تو اس سے دودھ طلب فرمایا۔ اس نے عرض کیا اس قحط کے زمانہ میں ہمارے پاس دودھ کہاں ہے؟ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ریوڑ میں ایک ایسی بکری کو دیکھا جو سب سے زیادہ لاغر اور دبلی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے تھنوں پر پھیرا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دعا فرمائی اور فرمایا ایک پیالہ لے آؤ۔ ام معبد نے ایک پیالہ پیش خدمت کردیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھنوں سے دودھ نکال کر پیالہ بھردیا اور ابوبکرؓ کو پینے کا حکم فرمایا۔ آپ نے عرض کیا اے میرے آقا و مولیٰ آپ پہلے نوش فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا قوم کا ساقی آخر میں پیا کرتا ہے چنانچہ وہ پیالہ ابوبکرؓ نے پی لیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ بھر کر خود نوش فرمایا۔ تیسرا پیالہ ام معبد کو پینے کے لئے دیا اس نے پی لیا۔ پھر چوتھی بار پیالہ دودھ سے بھر کر اسے دیا اور فرمایا جب تیرا خاوند آئے تو اس کو دے دینا اور خود وہاں سے روانہ ہوگئے۔ (یہ بکری حضرت عمرؓ کے زمانہ میں واقع شدہ قحط میں صبح و شام دودھ دیتی رہی (خصائص از سیوطی ج۱)) روانگی کے بعد اس خاتون کا شوہر آیا تو اپنے برتنوں کو دودھ سے بھرا ہوا پایا تو اس کی وجہ دریافت کیا تو ام معبد نے کہا کہ ایک شخص ادھر سے گزرا تھا جس نے بکری کے تھن میں اپنا ہاتھ لگا کر دودھ دوہنے کی اجازت مانگی پس یہ اس کے مبارک ہاتھوں کی برکت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد کی دودھ نہ دینے والی کنواری بکری کو ہاتھ لگایا تو اس کے تھن دودھ سے بھرگئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار دودھ کا ایک پیالہ حضرت ابوہریرہؓ کو دیا کہ اصحاب صفہ کو پلاؤ۔ ابوہریرہؓ دل میں سوچنے لگے کہ ایک پیالہ دودھ اتنے آدمیوں کے لئے کہاں سے پورا ہوگا۔ لیکن سب نے دودھ پیا پھر بھی بچ رہا۔ اسے پھر حضرت ابوہریرہؓ نے پیا اور آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔

صحیح بخاری میں ہے کہ ایک بار ایک صاع آٹے سے روٹی پکائی گئی اور اسے ایک سو تیس آدمیوں نے کھایا اور پھر بھی بچ رہی۔

مشرکین عرب اور یہودی شرپسند اکثر و بیشتر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے خلاف منصوبے بنایا کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اپنے ذمہ لے رکھی تھی۔ اس لئے وہ کبھی اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ ایک دفعہ ابوجہل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا لیکن عین وقت پر یہ دیکھا کہ اس کے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان آگ کی خندق حائل ہے اور وہ گھبرا کر پیچھے ہٹ گیا۔ ابولہب کی بیوی نے ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کا منصوبہ بنایا لیکن اس کی آنکھوں پر بھی پردہ پڑ گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے نظر ہی نہیں آئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جان چھڑانے کے لئے قریش کے ممتاز قبائل کے سرداروں نے ایک اجلاس بلایا اور تین تجویزیں پیش ہوئیں۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پابجولاں کرکے کسی تنگ و تاریک جگہ مقید کردیا جائے۔

۲۔ جلاوطن کردیا جائے۔

۳۔ قتل کردیا جائے۔

آخری تجویز پر اتفاق رائے ہوگیا۔ یہ تجویز ابوجہل کی تھی۔ اس کا طریق کار یہ تھا کہ قریش کے ممتاز قبیلوں میں سے ایک ایک جوان لیا جائے اور وہ سب مل کر رات کو آپؐ کے مکان کا محاصرہ کرلیں اور صبح کے وقت جب آپ نماز پڑھنے نکلیں تو سب مل کر بیک وقت آپؐ پر تلواریں چلا کر کام تمام کردیں۔ لیکن خدا کے فرشتے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع کردی اور آپؐ ہجرت کے لئے تیار ہوگئے۔ ہجرت کے وقت کفار نے آپؐ کے گھر محاصرہ کر رکھا تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آنکھوں میں خاک جھونک کر دشمنوں کے درمیان سے نکل گئے اور کسی نے پہچانا نہیں۔

جب آپ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ غار ثور میں پناہ گزیں تھے اور کفار تعاقب کرتے ہوئے غار کے منہ تک آپہنچے تو غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تن دیا اور کفار یہ سمجھے کہ اس

باقی ص ۲۶ پر

گستاخی رسول کیا ہے؟ مرزا غلام قادیانی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی شان اقدس میں کیا اور کس طرح کی گستاخیاں کی ہیں؟ گستاخ رسول کے لئے قرآن و حدیث، حضرات مفسرین و شراح حدیث، ائمہ دین و فقہائے امت کیا سزا تجویز کرتے ہیں؟ اسلامی نظریئے کی بنیاد پر معرض وجود میں آنے والی دنیا کی واحد مملکت پاکستان کے قانون ساز ایوانوں میں ناموس رسالت کے تحفظ کے مسئلے پر قانون سازوں کا شرمناک رویہ، وزیراعظم سیکریٹریٹ گستاخ رسول کا محافظ۔

یہ سب کچھ اپنے اندر لئے ہوئے اردو میں اپنے موضوع پر پہلی کتاب

گستاخ رسولؐ کی سزا

تالیف : مولانا رعایت اللہ فاروقی

مضمون نویسی کے بین الاقوامی مقابلے میں گولڈ میڈل، ملک کے نامور علماء سے پسندیدگی کی سند اور نقد آور قانون دانوں کی جانب سے پذیرائی پانے والی مختصر مگر جامع کتاب۔

قیمت۔ 30 روپے

مونوٹائپ کمپوزنگ ● وائٹ آفسٹ کاغذ پر دیدہ زیب پرنٹنگ

● فور کلر میں ڈسٹ کور سرورق اور مضبوط جلد۔

★...★...★

مکتبہ حلیمیہ

متصل جامعہ بنوریہ نزد سائٹ تھانہ، کراچی

اصحابی کالنجوم

نجومِ ھدایت پیامِ تکمیلِ انسانیت

تحریر: جناب محمد حنیف معاون مشیر وزارتِ تعلیم اسلام آباد

جب بھی مسلمان اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوئے ان کی زندگی جنت کا نمونہ بن گئی

انسان کی کامیابی کا انحصار ایمان و اعمال صالحہ پر ہی ہے۔ ایمان کے ذریعہ انسان بندگی کا اقرار کر کے اپنے دل کے اندر خدا کے ساتھ نہایت ہی تعلق پیدا کرتا ہے اور اعمال کے ذریعے اس اقرار کا اظہار کرتا ہے اعمال کے دو پہلو ہیں ایک کا تعلق بندے اور خدائے پاک کا مثلاً نماز روزہ' حج وغیرہ جب کہ دوسری قسم اعمال کا تعلق انسان کا انسانوں کے ساتھ ہوتا ہے جس کا منشا یہ ہے کہ ایک انسان کا تعلق معاشرہ میں دوسرے انسانوں کے ساتھ اس طرح مستحکم ہو جائے کہ وہ ایک دوسرے کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہوں۔ جتنا یہ تعلق مضبوط ہو گا اتنا ہی معاشرہ کے اندر انسانوں کا آپس میں جوڑ پیدا ہو گا اور دنیا جنت کا نمونہ بنے گی یہی درحقیقت انسانی معاشرہ کہلاتا ہے اور یہی تکمیل انسانیت ہے۔

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ تمام انسان جسد واحد کی طرح ہیں۔ اگر جسم کے ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم بے قرار ہوتا ہے اسی طرح معاشرہ کے اندر اگر ایک انسان تکلیف میں ہو تو پورے معاشرے پر اس کا اثر ہونا چاہیے صحابہ کا معاشرہ ان اسلامی تعلیمات کا آئینہ دار تھا۔ ان کی معاشرت اسلامی خطوط پر قائم تھی ان کے اخلاق حضورؐ کے اخلاق کے آئینہ دار تھے۔ ان میں ایثار و قربانی کا جذبہ موجود تھا کسی نے صحابہ کے معاشرے کا نقشہ اس انداز میں پیش کیا ہے کہ اگر مدینہ منورہ کی آبادی دس ہزار فرض کی جائے تو ہر فرد کو ۹۹۹۹ افراد کی پشت پناہی حاصل تھی۔ ذیل میں چند عنوانات کے تحت صحابہ کے متعلق تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

ا۔ ایثار و قربانی: ایثار سے مراد ہے کہ اپنی ضرورت کے وقت دوسروں کو ترجیح دینا ایک صحابی کے گھر کسی نے بکرے کی سری ہدیہ کے طور پر بھیجی انہوں نے خیال کیا کہ میرا پڑوسی مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے چنانچہ وہ سری ان کے ہاں بھیج دی آخر کار وہ سری سات گھروں میں اس طرح گردش کرتے ہوئے واپس سب سے پہلے صحابی کے گھر لوٹ آئی۔ اس طرح دوسرا واقعہ ایک صحابی کے مہمان کے بارے میں ہے کہ جب اس کے گھر میں مہمان آیا تو اس کے گھر میں کھانا تھوڑا سا تھا جو صرف ان کے لئے کافی ہو سکتا تھا مگر انہوں نے وہ کھانا مہمان کو پیش کیا اور خود بچوں سمیت فاقہ سے رات گزاری چنانچہ ان حضرات کے بارے میں اللہ پاک کی طرف سے توصیفی کلمات نازل ہوئے۔ **و یوثرون علی انفسھم و لو کان بھم خصاصۃ** (اپنی جانوں کے مقابلے میں دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں گو کہ ان پر فاقہ ہو)

یہی وہ جذبہ موجزن تھا کہ یہ حضرات دوسروں کی وجہ سے پیاسے مر رہے ہیں واقعہ یوں تھا کہ حضرت ابوجہم بن حذیفہؓ یرموک کی لڑائی میں اپنے چچازاد بھائی کی تلاش میں نکلے پانی کا مشکیزہ ساتھ تھا ایک جگہ اپنے بھائی کو دیکھا کہ دم توڑ رہے تھے بھائی نے اشارے سے پانی طلب کیا چنانچہ ابوجہم آگے بڑھے اور پانی دینا چاہا مگر قریب ہی دوسرے صاحب ہشام بن ابی العاصؓ نازک حالت میں پڑے ہوئے پانی مانگ رہے تھے بھائی نے اشارے سے اسے پانی پلانے کا کہا مگر وہاں پہنچ کر ایک تیسرے صاحب بھی اس حالت میں پڑے ہوئے پانی مانگ رہے تھے چنانچہ ھشامؓ کے اشارے پر پانی اس کی طرف بڑھایا مگر وہ اپنی پیاس بجھانے سے قبل جنت کے پانی کا مستحق ہو چکا تھا جب فوراً دوسرے کے پاس آیا وہ بھی خدا کو پیارے ہو گئے تھے اور آخر میں جب اپنے بھائی کے پاس آئے تو وہ بھی جان دے چکے تھے غرض یہ کہ عمر کے آخری لمحوں میں بھی قربانی کے جذبے سے سرشار رہے اور گویا عملاً امت کو یہ سبق دینا مقصود تھا کہ مسلمان کے لئے اس کی کوئی گنجائش نہیں کہ خود پیٹ بھر کر کھائے اور دوسرا غریب فقر و فاقہ کی زندگی بسر کر رہا ہو۔

۲۔ صحابہ کی معاشرت: یہ قدرتی امر ہے کہ جب انسان ایثار کے میدان میں قدم رکھتا ہے تو لامحالہ اسے اپنی ضرورت پر کم سے کم خرچ کرنا پڑتا ہے چنانچہ صحابہ کرام کی معاشرت نہایت ہی سادہ تھی ان کے دلوں میں آخرت کی زندگی کا استحضار موجود تھا وہ کھانے پینے' رہنے سہنے کی ضروریات پر کم سے کم خرچ فرماتے وہ زندگی کے رسم و رواج کے بندھنوں سے آزاد تھے حضرت عمرؓ کا قصہ مشہور ہے کہ بیت المقدس کی فتح کے موقع پر معمولی کرتا زیب تن کئے ہوئے تھے بعض لوگوں نے مشورہ دیا کہ حالات کے پیش نظر قیمتی کپڑے پہننے چاہیئے مگر انہوں نے فرمایا کہ **اعزنا اللہ بالاسلام** (اللہ پاک نے ہمیں اسلام ہی کی بدولت عزت دی ہے) حالانکہ یہ وہ زمانہ تھا کہ مسلمان پر فتوحات کے دروازے کھلے ہوئے تھے سونے چاندی کے ڈھیر لگے ہوئے تھے ملک کے اندر کوئی صدقہ لینے والا نہیں تھا ایک دفعہ ایک مجلس میں امیر المومنین حضرت عمرؓ کے بارے میں مشورہ ہوا کہ چونکہ امت آسودہ حال ہے امیر المومنین کی صحت بڑھاپے اور مجاہدہ کی وجہ سے روز بروز گھٹی جا رہی ہے اس لئے بیت المال سے ان کے لئے مقرر کردہ وظیفہ میں اضافہ کیا جائے یہ خاص کی مجلس تھی جس میں حضرت علیؓ' حضرت زبیرؓ' حضرت طلحہؓ' حضرت عثمانؓ' حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ جیسے اصحاب الرائے شریک تھے مگر کسی کو ان سے براہ راست عرض کرنے کی ہمت نہیں تھی اس لئے ان کی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہؓ کی خدمت میں یہ حضرات تشریف لے گئے اور ان کے ذریعے سے حضرت عمرؓ کی رائے معلوم کرنے کی کوشش کی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ہمارے نام انہیں ہرگز نہ بتا دیں حضرت حفصہؓ نے جب حضرت عمرؓ سے اس کا تذکرہ کیا تو ان کے چہرے پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے حضرت عمرؓ نے نام دریافت کئے مگر حفصہؓ نے نام بتلانے سے انکار کر دیا حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر مجھے ان کے نام معلوم ہو جاتے تو میں ان کے چہرے بدل دیتا۔ تو ہی بتا کہ حضورؐ کا عمدہ سے

عمدہ کھانا لباس' اور بستر کیا تھا؟ حضرت حفصہؓ نے حضورؐ کی گھریلو زندگی کے بارے میں تفصیلی حالات بیان فرمائے اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا حفصہؓ ان لوگوں تک یہ بات پہنچا دے کہ حضورؐ نے اپنے طرز عمل سے ایک اندازہ مقرر فرما دیا اور آخرت پر کفایت فرمائی میں بھی حضور پاک کی اتباع کروں گا۔

امیر المومنین کی معاشرت کا اثر ان کے مقرر کردہ حکام کی زندگی میں بھی موجود تھا۔ ان کے عہد خلافت میں حمص کے امیر حضرت عیاضؓ کا جب انتقال ہوا تو حضرت سعید بن عامرؓ کو اس اہم عہدے کے لئے منتخب فرمایا ان صاحب نے بار بار معذوری ظاہر کی لیکن فاروق اعظمؓ نے انہیں عہدہ قبول کرنے پر آمادہ کیا۔ حضرت سعیدؓ کو جو تنخواہ ملتی' اس میں سے چند درہم کھانے پینے کے سامان پر صرف کرتے اور باقی سب رقم راہ خدا میں لگا دیتے ایک دفعہ حضرت عمرؓ شام کے دورے پر تشریف لے گئے حمص پہنچ کر لوگوں سے کہا کہ حمص کے فقراء کی ایک فہرست تیار کر کے لاؤ' تاکہ ان کا انتظام کیا جا سکے جب فہرست تیار ہو کر فاروق اعظمؓ و پیش کی گئی تو سر فہرست سعید بن عامرؓ کا نام درج تھا۔ پوچھا "یہ سعید بن عامرؓ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا ہمارے امیر عمرؓ نے حیران ہو کر کہا" ان کو جو تنخواہ ملتی ہے وہ کہاں خرچ کرتے ہیں؟ لوگوں نے کہا وہ اپنی تنخواہ دوسرے حاجت مندوں پر خرچ کرتے ہیں یہ سن کر فاروق اعظمؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فوراً ایک ہزار دینار کی تھیلی سعیدؓ کے پاس یہ کہلا کر بھیجی کہ اسے اپنی ضرورتوں پر خرچ کرے' جب قاصد نے یہ رقم سعید کو دی تو ان کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون** کہ دنیا فتنوں کو لے کر میرے گھر میں داخل ہو گئی اور انہوں نے وہ رقم تمام کی تمام مجاہدین میں تقسیم کر دی میزبان رسول حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے پاس ایک صحابی نے آدمی بھیج کر یہ دعوت دی کہ وہ ان کے بیٹے کے ختنے کی تقریب میں شرکت کرے اس پر ابو ایوب انصارؓ غصہ ہوئے اور اس آدمی کو کہلا بھیجا کہ اس بات کی فی الفور وضاحت کرے کہ جب حضور پاکؐ کے زمانے میں ایسے موقع پر بلانے کا رواج نہیں تھا تو آپؐ کے وصال کے بعد اس قسم کی دعوت دینے کا جواز کیا ہے؟

۳۔ انفاق فی سبیل اللہ: اگر امت کی معاشرت سادگی پر آ جائے تو خدا کے مطالبے پر اس کی راہ میں خرچ کرنا نہایت ہی آسان ہو گا اور وہ خدا کے عطا کردہ مال و دولت کو اپنی ملکیت نہیں بلکہ خدا کی امانت سمجھ کر مخلوق خدا پر خرچ کرے گا۔ اسلام کا مزاج یہ ہے کہ مال و دولت معاشرہ کے چند افراد کے ہاتھوں کے بجائے پورے معاشرے میں گردش کر جائے صحابہ کرامؓ نے عملاً اس قسم کا معاشی نظام قائم کیا جب اللہ پاک کی طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ "ایسا شخص کون ہے؟ جو اللہ کو قرض دے اچھی طرح قرض دینا' پھر اللہ پاک اس کو بڑھا کر بہت زیادہ کر دے(اور خرچ کرنے سے تنگی کا خوف نہ کرو) کہ اللہ پاک ہی تنگی اور فراخی کرتے ہیں اور اس کی طرف (مرنے کے بعد) لوٹائے جاؤ گے (البقرہ ۳۲) تو ایک صحابی ابو الدحداح انصاریؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ میں اپنا باغ اللہ کو قرض دینا چاہتا ہوں چنانچہ انہوں نے حضورؐ کو اپنا باغ حوالہ کیا اس میں چھ سو درخت کھجوروں کے تھے حضورؐ نے یہ باغ چند یتیموں میں تقسیم کر دیا۔ جب قرآن پاک کی آیت **لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون** (تم نیکی کے کامل درجہ کو نہیں پہنچ سکتے جب تک ایسی چیزوں سے خرچ نہ کرو گے جو تم کو پسند ہیں) نازل ہوئی تو ابو طلحہؓ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے اپنا باغ بیرحاء سب سے زیادہ محبوب ہے اور میں خدا کی منشاء کے مطابق اس کے رستہ میں دینا چاہتا ہوں آپؐ جیسا مناسب سمجھیں خرچ فرما دیں چنانچہ حضورؐ نے مسرت کا اظہار فرمایا اور مشورہ دیا کہ اس کو اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر دیں ابو طلحہؓ نے اپنے رشتے داروں میں وہ باغ تقسیم کیا بعض صحابہ کرام خدا کی راہ میں اپنی دولت اس طرح صدقہ کرتے تھے کہ اپنے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ رہتا تھا حتیٰ کہ دوسرے لوگوں کو ان پر صدقہ کرنے کی نوبت آ جاتی تھی چنانچہ اللہ نے اس کے لئے حد مقرر کر کے یہ آیت نازل فرمائی۔ **ویسئلونک ماذا ینفقون ○ قل العفو ○** (بقرہ ۲۷) (لوگ آپ سے یہ پوچھتے ہیں کہ خیرات میں کتنا خرچ کریں آپ فرما دیجئے کہ جتنا ضرورت سے زائد ہے)

۴۔ حسن خلق: حضورؐ کا ارشاد ہے "دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے" جب انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعے انسان کے دل میں سے مال کی محبت نکل جائے اور خدا کی محبت آ جائے تو اس کی زندگی کا نصب العین یہ بن جاتا ہے کہ وہ دوسرے انسانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے ان کی خدمت کرے اپنی جان و مال سے انسانیت کو خیر پہنچانے کی فکر کرے صحابہ کرامؓ میں یہ جذبہ موجود تھا چنانچہ ان کی زندگی اس لحاظ سے قابل رشک تھی حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت کا ایک قصہ ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک بوڑھی عورت ایک رات کو تہجد کی نماز کے لئے اٹھی تو ان کے منہ سے بے اختیار نکلا **انا للہ و انا الیہ راجعون** اور کہا کہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیقؓ کا انتقال ہو گیا۔ کسی نے وجہ پوچھی تو کہنے لگی امیر المومنین ہر رات یہاں تشریف لا کر پانی کے برتن بھر دیتے اور بیت الخلاء صاف کرتے آج رات کو جب میں تہجد کی نماز کے لئے اٹھی اور میں نے دیکھا کہ پانی کے برتن خالی اور بیت الخلاء کی صفائی نہیں ہوئی تو معلوم ہوا ہے کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے اور واقعی صبح کو معلوم ہوا کہ ابو بکر صدیقؓ کا انتقال ہو چکا ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ اپنی خلافت کے زمانے میں رات کو گشت کرتے اور لوگوں کے حالات معلوم کرتے حسب معلوم ایک رات مدینہ منورہ سے باہر نکلے ایک خیمہ پر نظر پڑی قریب جا کر دیکھا کہ ایک مسافر نہایت ہی پریشان حال خیمہ کے باہر بیٹھے ہوئے ہیں اور خیمہ کے اندر سے کراہنے کی آواز آ رہی ہے حضرت عمرؓ کے پوچھنے پر مسافر نے بتایا کہ میری بیوی کو درد زہ ہو رہا ہے تو عمرؓ نے پوچھا کوئی دوسری عورت بھی پاس ہے تو بتایا گیا کہ نہیں حضرت عمرؓ نے گھر جا کر اپنی اہلیہ ام کلثومؓ کو سارا واقعہ بیان کیا اور اسے اپنے ساتھ جانے پر تیار کیا چنانچہ اپنے ساتھ ضرورت کی چیزیں لے کر دونوں وہاں پہنچے ام کلثومؓ خیمہ کے اندر جا کر اس عورت کی خدمت میں لگ گئی اور امیر المومنین کھانے پکانے میں لگ گئے اتنے میں ولادت سے فراغت ہوئی ام کلثومؓ نے امیر المومنین کو بچے کی خوشخبری سنائی سب نے خدا کا شکر ادا کیا وہاں سے رخصت ہوتے ہوئے حضرت عمرؓ نے مسافر کو مزید امداد کی یقین دہانی کرائی۔

۵۔ حسن معاملہ: ایک یہودی اپنے اونٹ کی مہار پکڑ کر ادھر ادھر ٹہل رہا تھا ایک صحابی کی نظر اس پر پڑی پوچھا کیا آپ اپنا اونٹ بیچنا چاہتے ہیں؟ یہودی نے کہا کہ ہاں اس غرض کے لئے لایا ہوں اور صحابی کے پوچھنے پر اونٹ کی قیمت بتلائی مگر عام قیمت سے بہت کم صحابی نے کہا کہ اس کی قیمت آپ نے بہت کم بتلائی اس پر یہودی نے کہا کہ اصل میں مجھے رقم کی اشد ضرورت ہے اور مجبوری کی خاطر یہ کم قیمت پر بیچنا چاہتا ہوں مسلمان نے اسے دگنی قیمت ادا کرنے پر رضا مندی ظاہر کی یہودی نے وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ کسی کی مجبوری سے غلط فائدہ مت اٹھاؤ چنانچہ یہودی پر مسلمان کے اس حسن

باقی ص ۳۶ پر

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سُنارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار سیتا در کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۷۳۵۰۸۰

بزم ختم نبوت

تحریر۔ قاضی محمد اسرائیل گڑنگی، مانسہرہ

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے

دل میں خیال بھی مت لاؤ کہ شہید مردہ ہے

خالق کائنات نے قرآن پاک میں اہل ایمان کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان فرمایا۔

"جو لوگ اللہ کے رستے میں مارے جاتے ہیں، ان کو مردہ مت کہو۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

"مت خیال کرو جو لوگ اللہ کے راستے میں مارے جاتے ہیں کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔"

حضرات محترم! ایک آیت میں اللہ پاک نے کہا۔

"شہید کو زبان سے مردہ مت کہو۔"

دوسری آیت میں کہا۔

"دل میں خیال بھی مت لاؤ کہ شہید مردہ ہے۔"

جس دن شہید دربار الٰہی میں پیش ہوتا ہے وہ دن اس کے لئے عید کا ہوتا ہے۔

شہادت آخری منزل ہے انسانی سعادت کی
وہ خوش قسمت ہیں مل جائے جنہیں دولت شہادت کی
شہادت پا کے ہستی زندہ جاوید ہوتی ہے
یہ رنگیں شام صبح عید کی تمہید ہوتی ہے

شہادت کا درجہ مشکل بھی بہت ہے اور آسان بھی بہت ہے۔ مشکل اس لئے ہے کہ ہر شخص کو جان عزیز ہوتی ہے اور اپنی جان کو موت کے حوالے کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ آسان اس لئے ہے کہ بہت تھوڑے سے وقت میں درجہ شہادت حاصل ہو جاتا ہے اور زمین کی پستیوں سے نکل کر آسمان کی بلندیوں پر پہنچ جاتا ہے۔

آواز آ رہی ہے شہیدوں کی خاک سے
مر کر ملی ہے زندگی جاوداں مجھے

شہید جب دنیا کے دکھوں سے نجات پا جاتا ہے اور اللہ کی طرف سے انعام و اکرام پاتا ہے تو تمام مسلمانوں کو ایک دھیمی اور پر اثر دعوت فکر دیتے ہوئے کہتا ہے۔

سب دکھوں کا ایک ہی حل
لے تلوار طرف جہاد چل

اور دشمنان اسلام کو للکار کر کہتا ہے کہ اے اللہ کے دشمنو! سنو۔

یہ میرا خون شہادت ہے رنگ لائے گا
زمین خدا پہ اسلام لہلہائے گا

آخری شہید کی آواز اللہ کے پاک نام کو بلند کرتے ہوئے یہ ہوتی ہے۔

تمہاری خوئے تغافل پہ آج میں روتا ہوں
خوشی مناؤ کہ میں بھی شہید ہوتا ہوں

شہید کے چھ اعزاز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"شہید کو چھ خوبیاں اللہ کی طرف سے ملتی ہیں۔

۱۔ خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اسے بخش دیا جاتا ہے اور روح نکلتے ہی اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔

۲۔ قبر کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔

۳۔ اسے جہنم کے عذاب کا خوف نہیں رہتا۔

۴۔ اس کے سر پر عزت و وقار کا ایسا تاج رکھ دیا جائے گا کہ جس کا ایک بیش بہا یاقوت، دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہو گا۔

۵۔ اس کے نکاح میں بڑی بڑی آنکھوں والی بہتر(۷۲) حوریں دی جائیں گی۔

۶۔ اور اس کے عزیزوں میں سے ستر(۷۰) آدمیوں کے لئے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔"

(ترمذی، مشکوٰۃ ص ۳۳۳)

سچ کہا کہنے والے نے۔

شہید کی جو موت ہے قوم کی حیات ہے

جہاں بھی سر جھکا دیا وہیں پہ عرش آ گیا
یہ سجدہ شہید ہے جبیں میں آستاں لئے

اللہ تعالیٰ جب کسی مسلمان پر اپنا فضل و کرم فرماتا ہے تو اس کو مقام شہادت نصیب کرتا ہے۔

زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا

وہ دین اسلام کے لئے مرنا جینا عبادت سمجھتا ہے۔ وہ ظالموں، جابروں، دین کے دشمنوں کو للکار کر کہتا ہے۔

ہم اہل جنوں اور جھکیں موت کے آگے
ہم جب بھی مریں گے موت پہ احسان کریں گے

شہداء کے لئے اللہ کے ہاں اتنا اعلیٰ اور ارفع مقام ہے کہ جنت میں جانے کے بعد کوئی شخص دنیا کی آرزو نہیں کرے گا مگر ایک شہید کہے گا کہ اے اللہ دنیا میں بھیج، میں تیرے دین کے لئے اپنی جان کا دوبارہ نذرانہ پیش کروں اور تیرے فضل و کرم سے لطف اٹھاؤں۔

شہید ہی وہ شخص ہو گا جو جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو گا۔ آج شہداء کرام کی روحیں اہل ایمان کو پکارتی ہیں اور کہتی ہیں۔

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئین گلستاں میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو میں مر جاؤں گا
میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا

جس طرح دریا و سمندر کو موت نہیں آتی۔ اسی طرح شہید کا سر قلم ہونا بھی اس کی موت نہیں، موت اسے آتی ہے جو سربلند ہونا نہیں چاہتا۔ یاد رکھئے شہید کبھی مرتا نہیں ہے۔

اس بات پہ ہے سارے زمانے کو اتفاق
قائم صدا رہے گی امامت شہید کی

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کاموں میں تحمل کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔" (ترمذی)

حضور رسول مقبولؐ نے ارشاد فرمایا۔

"جو شخص خدا کا واسطہ دے کر تم سے پناہ مانگے، اسے پناہ دو اور کچھ مانگے اسے دے دو اور جو تمہاری دعوت کرے، اسے قبول کرلو اور جو تمہارے ساتھ نیکی کرے، اسے اس کا بدلہ دو اور اگر بدلہ دینے کی توفیق نہ رکھو، تو اس کے حق میں نیک دعا کرو، یہاں تک کہ اس کا بدلہ اتار دو۔" (ابوداؤد نسائی)

حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ۔

"ڈرو اللہ سے اور بدی کے پیچھے نیکی کرو کہ اسے مٹادے اور لوگوں سے خوش خلقی سے پیش آؤ۔"

(ترمذی)

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے پوچھا کہ کون سی چیز ہے جس کی وجہ سے اکثر لوگ دوزخ میں جائیں گے؟ فرمایا منہ اور شرم گاہ۔ پھر انہوں نے پوچھا وہ کون سی چیز ہے جس کی وجہ سے اکثر لوگ جنت میں جائیں گے؟ فرمایا خدا کا ڈر اور خوش خلقی۔" (ترمذی)

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے پوچھا۔ کون شخص اوروں سے اچھا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور عمل نیک ہوں۔ پھر انہوں نے پوچھا کون بہت برا ہے؟ فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برے ہوں۔" (ترمذی)

صائمہ خلیل کروڑلعل عیسن (لیہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

"میں تمہیں بتلادوں کہ کون تم میں سے بہتر اور کون بدتر ہے۔ اور یہ تین بار فرمایا۔ لوگوں نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے۔ فرمایا تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جس سے نیکی کی توقع ہو اور بدی کی نسبت اطمینان ہو کہ وہ نہیں کرے گا اور بدتر وہ شخص ہے نہ جس سے نیکی کی توقع ہو اور نہ بدی کرنے کی نسبت اطمینان ہو۔" (ترمذی)

ایک صحابیؓ روایت کرتے ہیں کہ۔

"میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نجات کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اپنی زبان کو بند رکھو یعنی بیہودہ نہ بکو۔ گھر میں قیام رکھو یعنی آوارہ نہ پھرو اور اپنے گناہوں پر روؤ یعنی پھر ان کا مرتکب نہ ہو۔"

(ترمذی)

حضور نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا۔

"جن لوگوں میں خیانت کی عادت پیدا ہوجاتی ہے۔ ان کے دلوں پر مخالف کا رعب پڑجاتا ہے۔ جن لوگوں میں زنا پھیل جاتا ہے۔ ان میں موت زیادہ ہونے لگتی ہے۔ جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ان کا رزق بند ہوجاتا ہے اور جو لوگ ناجائز حکم کرتے ہیں ان میں خونریزی پھیلتی ہے اور جو لوگ عہد شکنی کرتے ہیں خدا ان پر دشمن کو غالب کرتا ہے۔"

(مالک)

از۔ محمد ہاشم ضیاء

آزادیٔ نسواں کا غلط مفہوم

اسلام نے دنیا کو ایک مکمل قانون اور مکمل ضابطہ حیات دیا ہے

آزادی نسواں کا غلط مفہوم آج کل کی روشن خیال عورتوں اور مغرب نواز مردوں کے دل و دماغ میں اس طرح رچ بس گیا ہے کہ اب ان پر کسی حقیقت کا انکشاف ممکن ہی نہیں بلکہ محال ہوگیا ہے۔ جو شخص بزعم خود دانشور اور روشن خیال ہو بھلا وہ کس کی سنے کہ یہ خوبصورت بول دشمنان اسلام کے مذہب اسلام پر رکیک حملے ہیں جسے ظاہری آنکھیں شناخت نہیں کرسکتیں بلکہ اس کے لئے تو باطن کی آنکھیں درکار ہیں۔

اسلام نے دنیا کو ایک مکمل قانون اور مکمل ضابطہ حیات دیا ہے۔ جس میں قیامت تک ادنیٰ ترمیم کی گنجائش نہیں۔ جس کا ایک ایک حکم اپنے اندر سینکڑوں حکمتوں اور مصلحتوں کو لئے ہوئے ہے۔ سرمایہ داری کے مخالف امیر و غریب میں مساوات پیدا کرنے کی جتنی کوشش کرتے ہیں اس کو اخبار بین حضرات بخوبی جانتے ہیں اور یہ بھی ساتھ ہی معلوم ہے کہ کوئی صورت بھی آج تک کامیاب نہیں ہوسکی۔ اسلام کا ہر حکم نماز، روزہ، حج زکوٰۃ اس مصلحت کو نہایت آسان اور کامیاب طریقے سے پورا کرتا ہے۔ اسلامی اصول سے بہتر چیز نہ آج تک پیدا ہوسکی نہ آئندہ ہوسکے گی بشرطیکہ ان احکام کو اسلام کی صحیح تعلیم کے ماتحت ادا کیا جائے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مذہب اسلام نے عورت کو جو مقام عطا کیا وہ دنیا کے کسی مذہب نے عطا نہیں کیا۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس نے عورت کو ذلت کی پستی سے نکال کر خود مختاری دی۔ وراثت میں مستقل فریق قرار دیا۔ سماج کی کھلی فضا میں سانس لینے کا موقع دیا۔ آزادی دی۔ مردوں کی طرح حقوق دیئے۔

عورت کو عورت اس لئے کہا جاتا ہے چونکہ اس کے معنی ہی پردہ ہے اس لئے عورت کی عظمت اس کی خوبی اور اس کا کمال یہ ہے کہ وہ پردہ اختیار کرے۔ چنانچہ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ عورت پردہ کی چیز ہے لہٰذا عورت محفل کی زینت نہیں بنائی جاسکتی اور نہ دفتروں کے خوبصورت فیمل کرسیوں میں سجا کر تفریح کا ذریعہ بنائی جاسکتی ہے۔ نہ سڑکوں اور بازاروں میں بے محابا گھومنے کی اجازت مل سکتی ہے اور نہ کلبوں اور پارکوں میں کی جانے والی رنگ رلیوں میں شرکت کی اسے اجازت مل سکتی ہے۔ او عقل کی مفلس عورت کبھی تم نے سوچا بھی کہ تم عزت کے کس بلند مقام پر فائز تھیں۔ اسلام دشمن نے تم کو ذلت کی کس کھائی میں دھکیل دیا۔ اسلام نے تم کو گھر کی ملکہ بنایا تھا۔ اسلام دشمنوں نے تمہیں گھر سے نکال کر دفتر کا کلرک بنا دیا۔ اسلام نے عورت کے قدموں کے نیچے جنت سجایا، اسلام دشمن نے خود تمہارے قدموں سے ہی اسے روندنے کی اسکیم بنائی۔ اس سے بڑھ کر ظلم و ستم کی انتہاء اور کیا ہوگی کہ تمہارا فکر سلیم چھین لیا۔ تمہارے احساس کو موت کے گھاٹ اتار دیا اب وہ جس طرح چاہے تمہارا استعمال اس کے لئے آسان ہوگیا اور اس کے اوپر خوبصورت اور دیدہ زیب لیبل کیا چڑھایا۔ آزادی نسواں! ●●

عدل و انصاف

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت اسی وقت تک سرسبز رہے گی جب تک یہ تین خصلتیں اس میں باقی رہیں گی۔ ایک تو یہ کہ جب وہ بات کریں تو سچ بولیں۔ دوسرے یہ کہ جب وہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کریں تو انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ تیسرے یہ کہ جب ان سے رحم کی درخواست کی جائے تو وہ کمزوروں پر رحم کریں۔

از۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی

عقیدہ ختمِ نبوت قرآن و سنت کی روشنی میں

روزنامہ جنگ لاہور نے ۲۰/ اکتوبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ربوہ میں منعقدہ کانفرنس سے ایک دن قبل خصوصی ایڈیشن شائع کیا تھا' جس میں حضرت امیر مرکزیہ اور شیخ حرم نبوی مدظلہم کے پیغامات کے علاوہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ اور مولانا محمد جمیل خان صاحب کے مضامین شائع کیے۔ گو یہ مضامین کانفرنس سے پہلے تحریر کیے گئے' لیکن ہم انہیں ریکارڈ میں لانے کے لئے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

محمدؐ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم پر ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے

قرآن و سنت کے قطعی نصوص سے ثابت ہے کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا۔ آپؐ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ آپؐ کے بعد کسی شخص کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

ترجمہ۔ "محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔"

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنی یہ ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ امام حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کے ذیل میں اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

ترجمہ۔ "یہ آیت اس مسئلہ میں نص ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں' اور جب آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہو سکتا کیونکہ مقام نبوت مقام رسالت سے عام ہے' کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا' اور اس مسئلہ پر کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث وارد ہیں جو صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں۔"

امام قرطبیؒ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

"ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے یہ الفاظ تمام قدیم و جدید علمائے امت کے نزدیک کامل عموم پر ہیں جو نص قطعی کے ساتھ تقاضا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ "الاقتصاد" میں فرماتے ہیں۔

"بے شک امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپؐ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول۔ اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں' پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔"

ختم نبوت اور احادیث نبویہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر احادیث میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور ختم نبوت کی ایسی تشریح بھی فرما دی کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کسی شک و شبہ اور تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ متعدد اکابر نے ان احادیث ختم نبوت کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے چنانچہ حافظ ابن حزم ظاہری "کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل" میں لکھتے ہیں۔

"وہ تمام حضرات جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت' آپؐ کے معجزات اور آپؐ کی کتاب (قرآن کریم) کو نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپؐ نے یہ خبر دی تھی کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

حافظ ابن کثیرؒ آیت خاتم النبیین کے تحت لکھتے ہیں۔

"اور ختم نبوت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں جن کو صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت نے بیان فرمایا۔"

اور علامہ سید محمود آلوسی تفسیر روح المعانی میں زیر آیت خاتم النبیین لکھتے ہیں۔

"اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس پر قرآن ناطق ہے احادیث نبویہ نے جس کو واشگاف طور پر بیان فرمایا ہے اور امت نے جس پر اجماع کیا ہے' پس جو شخص اس کے خلاف کا مدعی ہو اس کو کافر قرار دیا جائے گا اور اگر وہ اس پر اصرار کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔"

پس عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے۔ یہاں اختصار کے مدنظر صرف چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین و جمیل محل بنایا مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی؟ آپؐ نے فرمایا میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔"

یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ مندرجہ ذیل صحابہؓ سے بھی مروی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ ان کی حدیث کے الفاظ صحیح مسلم میں درج ذیل ہیں۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس میں اس اینٹ کی جگہ ہوں' میں آیا پس میں نے نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔"

حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ۔ ان کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

ترجمہ۔ "انبیاء کرام میں میری مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بڑا حسین و جمیل اور کامل و مکمل محل بنایا مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی' پس لوگ اس محل کے گرد گھومتے اور اس کی عمدگی پر تعجب کرتے اور یہ کہتے کہ کاش اس اینٹ کی جگہ بھی پر کر دی جاتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نبیوں میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔" امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ۔ مسند احمد میں

ان کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

ترجمہ۔ "میری اور دوسرے نبیوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے محل بنایا پس اس کو پورا کردیا مگر صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ پس میں آیا اور میں نے اس اینٹ کو پورا کردیا۔"

ان احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت کی ایک محسوس مثال بیان فرمادی ہے اور اہل عقل جانتے ہیں کہ محسوسات میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہوتی۔

ترجمہ۔ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرامؑ پر فضیلت دی گئی ہے۔ ۱۔ مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے۔ ۲۔ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ ۳۔ مال غنیمت میرے لئے حلال کردیا گیا ہے۔ ۴۔ روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا ہے۔ ۵۔ مجھے تمام مخلوق کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہے۔ ۶۔ اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے۔"

یہ حدیث متواتر ہے اور حضرت سعدؓ کے علاوہ مندرجہ ذیل صحابہ کرامؓ کی جماعت سے بھی مروی ہے۔

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ۔ ۲۔ حضرت عمرؓ۔ ۳۔ حضرت علیؓ۔ ۴۔ اسماء بنت عمیسؓ۔ ۵۔ ابوسعید خدریؓ ۶۔ ابو ایوب انصاریؓ۔ ۷۔ جابر بن سمرہؓ۔ ۸۔ ام سلمہؓ۔ ۹۔ براء بن عازب۔ ۱۰۔ زید بن ارقم۔ ۱۱۔ عبداللہ بن عمرؓ۔ ۱۲۔ حبشی بن جنادہؓ۔ ۱۳۔ مالک بن حسن بن حویرث۔ ۱۴۔ زید بن ابی اوفیٰؓ۔

واضح رہے کہ جو حدیث دس سے زیادہ صحابہ کرامؓ سے مروی ہو حضرات محدثین اسے احادیث متواترہ میں شمار کرتے ہیں چونکہ یہ حدیث دس سے زیادہ صحابہ کرامؓ سے مروی ہے اس لئے مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اس کو متواترات میں شمار کیا ہے۔

حضرت شاہ صاحب "ازالۃ الخفا" میں "مآثر علی" کے تحت لکھتے ہیں۔

"متواتر احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ "تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔" ●●

تحریر۔ محمد جمیل خان

ربوہ (صدیق آباد) میں

بارہویں عالمی ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانی جماعت کے سالانہ اجتماع کے رد میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو اپنا مرکز قادیان کو بنایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قادیان میں عظیم الشان جلسہ عام کیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو بے نقاب کیا اور مرزا کو مناظرہ اور مباہلے کے چیلنج دیئے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے کسی کو قبول نہیں کیا۔ قیام پاکستان کے بعد چنیوٹ کے قریب ۱۰۳۳ ایکڑ سات کنال آٹھ مرلے زمین چھ پیسے فی مرلے کے حساب سے گورنر سر فرانسس موڈی نے قادیانیوں کو الاٹ کی اس وقت اس علاقے کا نام "ڈگیاں" تھا۔ ۱۹۴۹ء میں اس زمین کو انجمن احمدیہ نے اپنے نام الاٹ کیا اور اس کا نام ربوہ رکھ دیا۔ ربوہ رکھنے کی حکمت یہ تھی کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآن مجید میں اس شہر کا نام "ربوہ" تجویز کیا۔ یہ شہر مکمل طور پر جماعت احمدیہ کی ایک اسٹیٹ کی حیثیت رکھتی تھی۔ پاکستان کا کوئی قانون اس پر لاگو نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ربوہ میں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں تھی جبکہ جماعت احمدیہ ہر سال ربوہ میں سالانہ اجتماع کرتے تھے۔ جس میں تمام دنیا سے قادیانی شریک ہوتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع کے رد میں چنیوٹ میں عالمی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کرتے تھے جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور دنیا بھر سے مذہبی اسکالرز شریک ہوتے اور عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت اور قادیانیت کی سرگرمیوں کے سدباب اور فتنہ ارتداد کی روک تھام کے سلسلے میں تقاریر ہوتیں دنیا بھر کے کام کا جائزہ لیا جاتا۔ یہ سلسلہ ۱۹۴۹ء سے چلتا رہا تا آنکہ ۱۹۷۴ء میں ایک عظیم الشان تحریک چلی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دیرینہ مطالبہ منظور ہوا اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اس آئینی ترمیم کے بعد بالآخر ربوہ کھلا شہر قرار پایا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو زمین الاٹ ہوئی جس کا نام مسلم کالونی صدیق آباد تجویز ہوا اور ختم نبوت سینٹر اور جامع مسجد ختم نبوت سینٹر قائم ہوئی تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے چنیوٹ کے بجائے سالانہ کانفرنس کے لئے اس جگہ کا انتخاب کیا اور ۶-۷ ستمبر ۱۹۸۲ء کو پہلی عظیم الشان عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جو بہت زیادہ کامیاب رہی اور ملک کے مقتدر اور جید علماء کرام اس میں شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کے فوائد کو محسوس کرتے ہوئے یہی فیصلہ ہوا کہ آئندہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس اسی مقام پر منعقد ہوں۔ اس فیصلے کی روشنی میں ۲۷-۲۸ اکتوبر ۸۳ء کو دوسری۔ ۱۲-۱۳ اکتوبر ۸۴ء کو تیسری۔ ۲۴-۲۵ اکتوبر ۸۵ء کو چوتھی۔ ۱۶-۱۷ اکتوبر ۸۶ء کو پانچویں۔ ۱۸-۱۹ اکتوبر ۸۷ء کو چھٹی۔ ۱۳-۱۴ اکتوبر ۸۸ء کو ساتویں۔ ۲-۳ نومبر ۸۹ء کو آٹھویں۔ ۲-۳ نومبر ۹۰ء کو نویں۔ ۱۷-۱۸ اکتوبر ۹۱ء کو دسویں۔ ۸-۱۹ اکتوبر ۹۲ء کو گیارہویں عالمی ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد ہوا۔ اس سال اس کانفرنس کا انعقاد ۲۱-۲۲ اکتوبر ۹۳ء بروز جمعرات و جمعہ ہو رہا ہے۔ جس میں توقع ہے کہ امام حرم مسجد نبوی شیخ علی عبدالرحمان الحذیفی' استاد دارالعلوم دیوبند مولانا ارشد مدنی' خطیب سمرقند ازبکستان شیخ مصطفیٰ قل' خطیب جامع مسجد ماسکو شیخ راول عین الدین' کشمیر ریلیف کمیٹی مکہ مکرمہ کے شیخ ملک عبدالحفیظ' جمعیت علماء افریقہ کے شیخ ظہیر احمد راگی' جمعیت علماء اسلام کے مولانا سمیع الحق' جمعیت علماء اسلام کے مولانا فضل الرحمان' مولانا محمد اجمل خان' متحدہ دینی محاذ کے مولانا محمد اسعد تھانوی' جمعیت علماء پاکستان کے مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا شاہ فرید الحق' پی ڈی پی کے نوابزادہ نصراللہ خان' موتمر عالم الاسلامی کے راجہ ظفر الحق' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد' شیخ طریقت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' جامعہ علوم اسلامیہ کے ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مفتی نظام الدین شامزی' مولانا عزیز الرحمان' مولانا اللہ وسایا' ممتاز مورخ حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب' مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی' جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی' ممتاز خطیب مولانا

تنویر الحق تھانوی' انجمن سپاہ صحابہؓ کے مولانا محمد اعظم طارق' شیخ طریقت مولانا عبدالکریم بیر شریف' سینیٹر حافظ حسین احمد' مولانا محمد مراد' مولانا عبدالصمد بالیجی شریف' ڈاکٹر خالد محمود سومرو' مولانا محمد اجمل قادری' مولانا عبدالرحیم' مولانا حسن جان پشاور' مولانا عبداللہ اسلام آباد' سابق وزیر مذہبی امور پنجاب قاری سعید الرحمان' مولانا سعید احمد جلالپوری' سنی مجلس عمل کے مفتی محمد نعیم' جامعہ احسن العلوم کے مولانا زرولی خان' مولانا عبدالواحد کوئٹہ' مولانا انوار الحق' مولانا محمد خان شیرانی' مولانا عبدالغفور حیدری' مولانا شہید احمد' قاضی عبداللطیف رکن اسلامی نظریاتی کونسل' وفاق المدارس العربیہ کے مفتی محمد انور شاہ' مفتی محمد جمیل خان' مولانا عبدالرحیم اشرف' مجیب الرحمان شامی' صاحبزادہ طارق محمود' جناب مسعود شورش اور مولانا محمد حنیف جالندھری' مولانا عبداللہ بھکر والے' مولانا عبدالمجید ندیم اور دیگر علماء کرام خطاب کریں گے۔

عقیدۂ ختمِ نبوۃ مُسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے

امام مسجد نبوی شیخ علی عبدالرحمٰن الحذیفی کا پیغام

عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ قرآن مجید کی بے شمار آیتیں اس بات کی شاہد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبوت کا سلسلہ ختم فرما دیا۔ اب قیامت تک آپؐ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دین اور ایمان کی تکمیل فرما دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بے شمار احادیث میں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں۔ آپؐ کے بعد نبوت کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ میرے بعد کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو تم اس کو نہ مانو کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ میرے بعد تیس جھوٹے شخص پیدا ہوں گے جو یہ دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

فقہ کی کتابوں کا اگر ہم مطالعہ کرتے ہیں تو تمام فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپؐ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور واجب القتل ہے۔ بلکہ فقہاء کرام نے اس بات کی بھی تصریح کی ہے کہ کسی جھوٹے نبی سے نبوت کی دلیل مانگنا بھی کفر ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں اتنے واضح ارشادات موجود ہیں کہ کوئی ذی عقل اور ذی شعور اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ تاریخ اس بات کی بھی شاہد ہے کہ جب بھی کسی شخص نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا امت مسلمہ نے فوری طور پر اس کے خلاف جہاد کیا اس سلسلے میں سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر خلیفہ اول نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا اور اس کو کیفر کردار تک پہنچایا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانیت کے مکاتب کے سلسلے میں جس طرح خدمات انجام دے رہی ہے وہ قابل تحسین ہیں۔ خصوصاً یورپ اور مغربی ممالک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمایاں کارکردگی سے قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں کا سدباب ہوا ہے۔ پاکستان میں بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے اور اس سلسلے میں قوانین نافذ کرانے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بہت زیادہ قربانیاں پیش کی ہیں۔ میں اس کانفرنس کے انعقاد پر مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ یہ کانفرنس عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اہم سنگ میل ثابت ہوگی۔

قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے

امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد کا پیغام

عالمی ختم نبوت کانفرنس اس سلسلے کی بارھویں کڑی ہے جس کا آغاز ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کے بعد کیا گیا تھا۔ اس کانفرنس کا اہم مقصد قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دینا اور مسلمانوں کی قادیانیوں کی سرگرمیوں سے آگاہ کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کانفرنس میں دنیا بھر کے علماء کرام اور دینی اسکالرز عقیدۂ ختم نبوت کے موضوع پر اہم خطاب کرتے ہیں۔

موجودہ عالمی ختم نبوت کانفرنس ملک کے اس نازک دور میں منعقد ہو رہی ہے جس وقت ملک میں اقتدار کی منتقلی کا مرحلہ طے ہو رہا ہے۔ جس وقت کانفرنس منعقد ہو رہی ہوگی۔ اس وقت تک ملک کی وزارت عظمیٰ پر نگران وزیر اعظم کے بجائے مستقل وزیر اعظم کا انتخاب عمل میں آچکا ہوگا اور ملک کے عوام کے وہ نمائندے جو اسمبلی میں اکثریت ثابت کردیں گے وہ حکومت کی تشکیل کریں گے۔ اس اہم موقع پر کانفرنس کے شرکاء کی ذمہ داری میں اضافہ ہوجاتا ہے اور میں بھی اس اہم موقع پر ملک کے اقتدار کی باگ ڈور سنبھالنے والوں کی خدمت میں چند گزارشات پیش کرنا اپنا دینی فریضہ تصور کرتا ہوں۔

لہ یہ ملک اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا تھا اور دعویٰ کیا گیا تھا کہ اس ملک میں "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نظام عملی طور پر نافذ ہوگا۔ بدقسمتی سے قیام پاکستان سے لے کر اب تک عوام الناس کے پرزور مطالبہ اور تحریکات کے باوجود اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ آئین میں صراحت ہے کہ ملک کا سپریم لاء اسلام ہے لیکن عملی طور پر اسلام کہیں نظر نہیں آتا۔ تمام پارٹیوں نے بھی اسلام کو سرچشمہ ہدایت اپنے منشور میں لکھا ہوا ہے اس لئے میری دردمندانہ درخواست ہے کہ جو پارٹی بھی برسر اقتدار آئے وہ فوری طور پر مکمل اسلامی نظام قانون نافذ کرے تاکہ پوری دنیا میں پاکستان کا وقار بلند ہو۔ ۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے حزب اختلاف اور حزب اقتدار کی طرف سے پیش کردہ تحریک اور بل پر غور کرنے کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ۱۹۸۴ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے سے روکا گیا اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کی شکل میں قانون سازی کی گئی۔ جولائی ۱۹۹۳ء میں سپریم کورٹ نے تاریخی فیصلہ کے ذریعے قادیانیوں کی تمام اپیلیں خارج کرتے ہوئے فیصلہ دیا کہ امتناع قادیانیت

باقی ص ۳۶ پر

(تیسری اور آخری قسط)

تحریر۔ محمد طاہر رزاق' لاہور

قادیانیوں کا عبرتناک انجام

٭ میں بیماری کا علاج تو کر سکتا ہوں لیکن خدائی پکڑ کا علاج نہیں کر سکتا' ڈاکٹر کا مرزا محمود کو جواب

مرزا قادیانی کا انجام

قانون قدرت ہے کہ جب کوئی شخص گناہ کے راستہ پر چلتا ہے تو قدرت اس کے راستے میں ایک چھوٹی سے رکاوٹ رکھ دیتی ہے۔ اگر وہ اسے پھلانگ کر نکل جائے تو پھر اس سے بڑی رکاوٹ رکھ دی جاتی ہے۔ اگر وہ اسے بھی روندتا ہوا نکل جائے تو رکاوٹ اور بڑی کر دی جاتی ہے۔ گر شاہراہ معصیت کا مسافر قدرت کی رکھی ہوئی چھوٹی بڑی رکاوٹوں کو توڑتا' روندتا نکل جائے تو پھر اسے کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی جب جھوٹی نبوت کے لئے دعوے بازی شروع کرتا ہے تو قدرت اس کے راستے میں سینکڑوں رکاوٹیں کھڑی کرتی ہے لیکن وہ کلہ توڑ کر بھاگنے والی بھینس کی طرح شاہراہ کفر و ارتداد پر سرپٹ بھاگتا ہی گیا اور ان ساری رکاوٹوں کو توڑتا ہوا جہنم میں جا گرا۔

مرزا قادیانی کو انتہائی خوفناک ہیضہ ہوا۔ منہ اور مقعد دونوں راستوں سے غلاظت بہنے لگی۔ اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ رفع حاجت کے لئے لیٹرین تک جا سکے' اس لئے چارپائی کے پاس ہی غلاظت کے ڈھیر لگ گئے۔ مسلسل پاخانوں اور الٹیوں نے اس قدر نچوڑ کر رکھ دیا کہ اپنی ہی غلاظت پر منہ کے بل گرا اور زندگی کی بازی ہار گیا۔ کائنات میں شاید ہی کسی کو ایسی ہولناک اور عبرتناک موت آئی ہو۔ تدفین تک منہ سے غلاظت بہتی رہی جسے بڑی کوشش کے باوجود بند نہ کیا جا سکا۔ جس تابوت میں مرزے کا جنازہ لاہور سے قادیاں گیا' اس تابوت اور تابوت میں پڑے بھوسے (توڑی) کو حکومت نے آگ لگوا کر خاکستر کرا دیا تاکہ اس تابوت سے علاقہ میں کوئی بیماری نہ پھیل جائے۔

حکیم نور الدین کا انجام

سب سے پہلے جس خبیث الفطرت انسان نے مرزا قادیانی کی نبوت کو تسلیم کیا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی' وہ حکیم نور الدین تھا۔ قادیانی جماعت میں مرزا قادیانی کے بعد اس کا مقام ہے۔ مرزا قادیانی کی موت کے بعد وہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پہلا خلیفہ کہلایا۔ قادیانی اسے سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے برابر قرار دیتے ہیں (نعوذ باللہ)۔ ساری زندگی سائے کی طرح مرزا قادیانی کے ساتھ رہا اور بناسپتی نبوت کی منصوبہ سازی میں پیش پیش رہا۔ ایک دن گھوڑے پر سوار کہیں جا رہا تھا کہ گھوڑے کی پیٹھ سے زمین پر پٹخا' جس سے ٹانگ ٹوٹ گئی۔ زخم ٹھیک نہ ہوا اور بگڑ کر گینگرین ہو گئی۔ اسی حالت میں اس کی بیوی کسی کے ساتھ فرار ہو گئی۔ جوان بیٹے کو بشیر الدین نے قتل کرا دیا اور اسی قاتل نے خلافت حاصل کرنے کے لئے اس کی بچی سے شادی رچائی۔ مرزا بشیر الدین نے باقی بیٹوں کو دھکے دے کر جماعت سے نکال دیا۔ آخری وقت میں زبان بند ہو گئی اور چہرہ مسخ ہو گیا۔ اسی حالت میں ختم نبوت کا غدار اس جہان فانی سے اپنی بقایا سزا پانے کے لئے اس دار باقی میں پہنچ گیا۔

مولانا لال حسین اخترؒ کی قادیانیت سے توبہ

مولانا لال حسین اختر کالج میں پڑھتے تھے کہ تحریک خلافت چلی۔ کالج کو خیرباد کہہ کر تحریک خلافت میں شامل ہو گئے۔ خلافت کمیٹی بٹالہ کے زیر ہدایت گورداسپور ضلع بھر میں خوب تحریک کا کام کیا۔ بالآخر گورداسپور کی عدالت میں تقریریں کرنے پر مقدمہ چلا۔ ایک سال کی سزا ملی' جو گورداسپور کی جیل میں کاٹی۔ رہا ہوئے تو آریہ سماج اور شدھی کی تحریک کے مقابلہ پر کام کرنے کا عزم کیا۔ مرزائیوں کے ہتھے چڑھ گئے۔ مرزائیوں کی نام نہاد تبلیغی اسلام کے دام تزویر میں پھنس گئے۔ ان کی بیعت کی۔ انجمن کے کالج میں داخل ہو گئے۔ سنسکرت' وید وغیرہ بھی اسی دوران پڑھے۔ سیکرٹری احمدیہ ایسوسی ایشن ایڈیٹر "پیغام صلح" لاہور وغیرہ کے اہم عہدوں پر فائز ہوئے اور آٹھ سال تک لاہور میں مرزائیوں کے مبلغ کی حیثیت سے مرزائی عقائد کی تبلیغ کرتے رہے۔ بالآخر ترک مرزائیت کرنے پر خود لکھتے ہیں۔

"اللہ رب العزت نے فضل فرمایا۔ ۱۹۳۱ء کے وسط میں چند خواب دیکھے' جن میں مرزا قادیانی کی نہایت گھناؤنی شکل دکھائی دی اور اسے بری حالت میں دیکھا۔ آخر کار ان خوابوں سے متاثر ہو کر فیصلہ کیا کہ خداوند کریم کو حاضر و ناظر سمجھ کر' محبت و عداوت کو چھوڑ کر مرزا قادیانی کی مشہور تصنیفات کا مطالعہ کیا۔ خالی الذہن ہو کر جوں جوں مطالعہ کرتا' مرزا کی صداقت مشتبہ ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ مجھے یقین کامل ہو گیا کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔"

ان خوابوں کی تفصیل مولانا عبدالرحیم اشعری زبانی سنئے جو حضرت موصوف کے نامور شاگرد اور رفیق سفر اور مجلس کے مناظر اسلام ہیں۔ حضرت مولانا لال حسین اختر استاذی مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک رسی ہے' جس کا ایک سرا میرے ہاتھ میں اور دوسرا مرزا قادیانی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ مجھے اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ آئے اور انہوں نے کوئی چیز مار کر درمیان سے رسی کاٹ ڈالی۔ یک دم دھڑام ہوا۔ میں گھبرایا تو بزرگ نے کہا کہ وہ دیکھو مرزا قادیانی جہنم میں جل رہا ہے۔ میں نے دیکھا تو آگ کے الاؤ میں مرزا قادیانی جل رہا تھا اور اس کی شکل خنزیر کی سی تھی۔

دوسری دفعہ خواب میں دیکھا کہ جہنم میں مرزا قادیانی خنزیر کی شکل میں رسیوں سے جکڑا ہوا جل رہا ہے۔ میں ڈر گیا۔ غیب سے آواز آئی کہ یہ شخص مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے سب اسی طرح جلیں گے۔ تم بچ جاؤ۔ چنانچہ یکم جنوری ۱۹۳۲ء کو مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کا کشف

حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے ایک دفعہ مراقبہ کیا اور مرزا قادیانی کو قبر میں باؤلے کتے کی شکل میں دیکھا کہ اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی ہے اور وہ انتہائی خوفناک آوازیں نکال رہا ہے۔ بڑی پھرتی سے گھوم گھوم کر منہ سے

دم پکڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ غصہ میں آکر کبھی اپنی ٹانگوں کو کاٹتا ہے اور کبھی سر زمین پر پٹختا ہے۔ (اللہ تعالیٰ اس لعین کے عذاب میں مزید اضافہ فرمائے۔ آمین)

عبدالکریم قادیانی کا انجام

جسم کا موٹا' قد کا چھوٹا' نیت کا کھوٹا' مرزا قادیانی کے اشتے کا لوتا۔ "ایک آنکھ نہیں تھی' ایک کان نہیں تھا' ایک بازو نہیں تھا' بے ڈھبے چہرے پر چیچک کے داغ تھے' سر کے ایک طرف کے بال کچھ یوں اڑے ہوئے جیسے جل گئے ہوں' ایک پاؤں کی ہڈی تھوڑی سی ٹیڑھی' نیم وا آنکھیں جنہیں دیکھ کے پتہ بھی نہیں چلتا تھا کہ سو رہا ہے یا جاگ رہا ہے' پیٹ اس انداز سے پھولا ہوا جیسے بکرے کو اپھارا ہو جائے۔ اگر یہ نقوش اور خدو خال کسی مصور کو دے دیئے جائیں تو جو لاجواب تصویر بنے گی وہ عبدالکریم قادیانی ہو گا۔ مرزا قادیانی کے عبادت خانے کا امام تھا۔ اس کی شکل اور وجود کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ مرزا قادیانی کے جسم سے نکلنے والی لعنتی شعاعوں کو سب سے زیادہ اس نے اپنے وجود میں جذب کیا ہے۔ سیالکوٹ کا رہنے والا تھا۔ حکیم نورالدین مرتد کی ارتدادی تبلیغ سے مرتد ہوا اور حکیم نورالدین مرتد اس کے ایمان کا قاتل ٹھہرا۔ بڑا جوشیلا مقرر تھا۔ جب زیادہ جوش میں آتا تو منہ سے جھاگ اور تھوک کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ جس سے قریبی سامعین خوب مستفید ہوتے۔ جب زیادہ جوش میں آتا تو اپنے "باقی ماندہ" اعضاء کو یوں حرکت دیتا کہ ابھی اڑ کر سامنے والی دیوار پر جا بیٹھے گا۔ مرزا قادیانی پہ یوں فدا تھا جیسے شیطان مرزے پہ فدا تھا۔ اپنے نام نہاد جمعہ کے خطبہ میں مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی اور رسول کہتا (معاذ اللہ) اور دجل و فریب کی کالی اور زہریلی زبان سے قرآن و حدیث سے اس کی نبوت ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کرتا۔ ایک دن عبدالکریم قادیانی کے جسم پر ایک پھوڑا نمودار ہوا۔ بڑا علاج معالجہ کرایا گیا لیکن پھوڑا مرزا قادیانی کی زبان کی طرح بڑھتا ہی گیا اور آخر اس کا پورا وجود پھوڑا بن گیا۔ ڈاکٹروں نے چیر پھاڑ کر کے بدن کاٹ کاٹ کے رکھ دیا۔

مرتد عبدالکریم اور مرزا قادیانی ایک ہی مکان میں رہتے تھے۔ اوپر کی منزل پر مرتد عبدالکریم اور نیچے کی منزل میں مرزا قادیانی۔ درد کی شدت سے مرتد عبدالکریم ذبح ہوتے بکرے کی طرح چیخیں مارتا جس سے سارا مکان ہل جاتا۔ اس کا کٹا پھٹا اور چیرا پھاڑا وجود تڑپ تڑپ کر چارپائی سے نیچے گرتا جسے پھر چارپائی پر رکھ دیا جاتا۔ وہ چیخ چیخ کر مرزا قادیانی کو ملنے کے لئے آوازیں دیتا۔ لوگ مرزا قادیانی سے کہتے کہ تم اس سے مل لو' وہ تمہاری یاد میں روتا ہے۔ مکار مرزا جواب دیتا کہ مجھے اس کی تکلیف کا انتہائی دکھ ہے اور میرا دل اسے ملنے کے لئے تڑپتا ہے لیکن میں اسے نہیں مل سکتا کیونکہ میں ایک کمزور دل کا آدمی ہوں اور مجھ سے اس کی حالت دیکھی نہیں جائے گی۔ درحقیقت مرزا اس سے ملنے صرف اس لئے نہیں جاتا تھا کہ کہیں اس کے قریب جانے سے یہ مہلک بیماری اسے بھی نہ لگ جائے۔ جب مرتد عبدالکریم کی چیخوں کی صدائیں زیادہ ہولناک ہوئیں تو مرزا قادیانی نے اپنا رہائشی کمرہ بدل کر اس کمرے میں رہائش اختیار کر لی جہاں چیخوں کی آواز کم آتی تھی۔ مرتد عبدالکریم مرزا قادیانی کو ملاقات کے لئے پکارتا رہا لیکن مرزا قادیانی اسے ملنے نہ آیا۔ آخر یہی حسرت دل میں لئے وہ تڑپ تڑپ جہنم واصل ہو گیا۔ مرزا قادیانی مرے ہوئے عبدالکریم کا چہرہ بھی ڈر کے مارے دیکھنے نہ گیا۔ مرتد عبدالکریم کا جنازہ میدان میں پڑا ہے۔ مرزا قادیانی وہاں آتا ہے۔ مرزے کا ایک مرید کفن سے عبدالکریم کا منہ نکال کر مرزے کو کہتا ہے کہ حضرت صاحب چہرہ دیکھ لیں۔ عیار مرزا قادیانی رونی صورت بنا کر کہتا ہے کہ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ آخر جھوٹے نبی کا جھوٹا صحابی' جھوٹی مسجد کا جھوٹا امام' جھوٹے بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ مرتد عبدالکریم وہ پہلا مردہ تھا جو سب سے پہلے قادیانی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوا۔ یعنی قادیانی بہشتی مقبرہ کا "بہترین افتتاح" اس "بہترین مردہ" سے کیا گیا۔

بھگلہ میں مباہلہ اور مرزائیوں کا انجام

آپ مانسہرہ سے اگر بالاکوٹ کی طرف جائیں گے تو "عطر شیشہ" کے قریب ایک گاؤں بھگلہ نامی ہے جس میں اکثر آبادی سادات کی ہے۔ اس قصبہ میں سب سے پہلے عبدالرحیم شاہ نامی ایک شخص نے مرزائیت قبول کی اور مرزائیت کا مبلغ بن کر مرزائیت کی تشہیر شروع کر دی لیکن علماء کرام نے ہر دور میں باطل کے خلاف زبان و سنان سے جہاد کیا۔ خدا کی شان ہے اس علاقہ میں علماء حق' علماء دیوبند کثیر تعداد میں تھے۔ خاص کر بھگلہ میں بھی مولانا قاضی عبداللطیف فاضل دیوبند سے اکثر و بیشتر مرزائیوں کا مباحثہ چلتا رہتا تھا۔ شدہ شدہ معاملہ مباہلے تک پہنچا۔ طے یہ پایا کہ تین تین آدمی دونوں طرف سے لے لئے جائیں۔ مسلمانوں کی جانب سے تین علماء کرام تھے' جو مندرجہ ذیل

تحریکِ ختمِ نبوّت 1974

ترتیب و تدوین

مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1954ء تا 1974ء' قادیانی احتساب کی سرگزشت○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سہروردی کے نام خط○ ظفر اللہ خاں قادیانی کی نئی نویلی دلہن کے پرانے شوہر کی دلچسپ داستان○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس○ مسیح موعود بننے کا پاکستانی دعویدار○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے دلچسپ سوالات○ سکندر مرزا ایک قومی غدار○ "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی○ محاذ قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام○ اقبال اور قادیانیت○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت○ قادیانی جماعت کا بجٹ○ فرقان فورس کیا بلا ہے؟○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں○ اسرائیل میں مرزائی مشن○ ربوہ کا سالانہ میلہ○ ہفت روزہ "چٹان" کی ضبطی○ مولانا عبیداللہ انور کی گرفتاری○ بھٹو اور مرزا ناصر○ فوج کا ہیڈ کوارٹر - ربوہ؟○ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر○ ایم ایم احمد قادیانی قائم مقام صدر پاکستان○ چینی سفیر ربوہ میں○ مرزائی لندن پلان○ مرزائی گھوڑے○ رفیق باجوہ پر قاتلانہ حملہ○ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان اور قادیانی○ محکمہ تعلیم اور قادیانی○ قادیانی خلیفہ کو پاکستان ایئر فورس کی سلامی○ بھٹو کے خلاف مرزائی سازشیں○ ضلع ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ بند○ مولانا شمس الدین کی شہادت○ ربوہ 'علاقہ غیر'○ مرزائی سلطنت کے خواب○ پاک فوج میں قادیانی سازشیں○ براڈ کاسٹنگ ان دی ربوہ○ ربوہ 'سازشوں کا مرکز'○ اسمبلی میں چودھری ظہور الٰہی کا خطاب○ صدر پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد○ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد○ "پاکستان قائم نہیں رہے گا" مرزا ناصر احمد کی دھمکی○ سانحہ ربوہ 1974ء○ قادیانی غنڈوں کا مسلمان طلبہ پر وحشیانہ ظلم و ستم○ حنیف رامے کی بدترین مرزائیت نوازی○ قادیانی حوروں کی حقیقت○ قادیانی جنت و دوزخ○ مرزا ناصر کے اندرون خانہ راز دار باورچی کا قتل○ کوثر نیازی ربوہ میں○ لیبیا کا ایٹمی پلانٹ اور قادیانی○ شیزان' قادیانیوں کی فیکٹری○ ملک قاسم' مجید نظامی' آغا شورش کاشمیری کے عدالت میں باطل شکن بیانات○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے لاتعلقی○ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں جسٹس صمدانی ٹریبونل کی لمحہ بہ لمحہ کارروائی' پہلی بار منظر عام پر

○ کمپیوٹر کتابت○ عمدہ کاغذ○ اعلیٰ طباعت○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل○ بہترین جلد○ صفحات 1224○ قیمت 200 روپے

○ جماعتی کارکنوں کے لیے قیمت صرف 120 روپے○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا

پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھئے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ' ملتان۔ فون: 40978

ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب' فاضل دیوبند' امام مسجد سند عیار۔

۲۔ حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب' فاضل دیوبند' امام مسجد عطر شیشہ۔

۳۔ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب' فاضل دیوبند' امام مسجد پھگلہ۔

مرزائیوں کی جانب سے۔ ۱۔ عبدالرحیم شاہ۔ ۲۔ غلام حیدر۔ ۳۔ عبدالرحیم عرف حکیم' چنے گئے۔

یہ تاریخی مباہلہ ۲۶ فروری ۳۷ء بروز جمعہ طے پایا اور اردگرد کے مضافات میں بھی اطلاعات بھیج دی گئیں۔ عوام کا عظیم اجتماع حق و باطل کے اس معرکے کو دیکھنے کے لئے امنڈ آیا اور جگہ بھی ایسی منتخب کی گئی جو کہ علاقہ کا مشہور ترین مزار تھا جو "غازی بابا" کے نام سے مشہور ہے۔ مباہلہ شروع ہونے سے قبل حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب نے مباہلہ کی حقیقت بیان کی اور غرض و غایت سے عوام کو روشناس کرایا۔ نیز قادیانیت کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں' جبکہ مرزائی مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہیں جبکہ مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ انتقال کرچکے ہیں اور مرزا قادیانی حضرت عیسیٰؑ کی جگہ "مسیح" بن کر آیا ہے۔ ہم اس لئے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ سب مل کر عاجزی' زاری اور خلوص سے دعا کریں کہ جس کا عقیدہ غلط ہے اور جو باطل پر ہے' خداوند قدوس اس پر ہلاکت کی صورت میں (ایک سال کے اندر اندر) عذاب نازل کرے اور سخت سزا دے۔

چنانچہ تمام حاضرین نے اپنے سروں کو ننگا کرکے دعا شروع کردی اور بیس منٹ لگاتار دعا ہوتی رہی اور مجمع سے آمین آمین کی آواز آتی رہی۔ دعا کے درمیان غلام حیدر نامی قادیانی پر غشی کا دورہ پڑا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ عبدالرحیم شاہ قادیانی نے اس کو ہوش میں لانے کے بعد کھڑا کیا اور حوصلہ دیا۔ یک دوسرا قادیانی عبدالرحیم' جو دکاندار تھا اور مباہلہ میں شریک تھا' اسی دعا کے دوران کہنے لگا کہ میں تو دعا کرتا ہوں کہ خداوند قدوس' جو ہم میں جھوٹا ہے' اس کو پاگل کردے تاکہ دیکھے سچا کون ہے؟ اور جھوٹا کون ہے؟ اور دوسروں کو بھی عبرت ہو۔

راقم الحروف سے حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب مدظلہ نے بیان فرمایا کہ مباہلہ سے قبل میں نے عبدالرحیم شاہ قادیانی سے' جو وہاں مرزائیوں کا سرغنہ تھا' کہا کہ آؤ تم اور میں ایک آسان طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ یہ جو چیڑ کے بلند و بالا درخت ہیں' ان درختوں پر چڑھ کر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اوپر سے چھلانگ لگاتے ہیں' جو سچا ہوگا وہ بچ جائے گا اور جو جھوٹا ہوگا وہ نیچے گرتے ہی مرجائے گا۔ لیکن عبدالرحیم شاہ قادیانی نے اس بات سے بالکل انکار کردیا اور کہا کہ نہیں' ہم مباہلہ ہی کریں گے۔

اب سنئے! مباہلہ کرنے والے قادیانی لوگوں کے ساتھ کیا بیتی اور ان کا انجام کیا ہوا' عبدالرحیم قادیانی نے دوران مباہلہ خود کہا تھا کہ خدا جھوٹے کو پاگل کردے۔ ایک ماہ کے بعد وہ پاگل ہوگیا اور اول فول بکنے لگا۔ قریب "جابہ" نامی بستی میں فوج کا کیمپ تھا۔ وہ وہاں بغیر اجازت داخل ہوا اور شور شرابا شروع کردیا۔ انگریز کمانڈر تھا۔ اس نے عبدالرحیم قادیانی کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کردیا اور کافی دنوں تک جیل میں رہا۔ جب جیل سے رہا ہوا تو خود کہنے لگا کہ میں نے مرزا قادیانی کو سور کی شکل میں دیکھا ہے اور قادیانی عقیدے کو ترک کرکے اسلام قبول کیا۔ غلام حیدر نامی قادیانی کو اس کے بھتیجوں نے ٹھیک ایک مہینہ کے بعد جمعہ کے دن ۲۶ مارچ ۳۷ء کو بالکل معمولی سی بات پر جہنم واصل کردیا۔ غلام حیدر کی کوئی اولاد نہ تھی۔ بھتیجوں کو سیشن کورٹ کے سپرد کردیا گیا۔ چنانچہ چند مہینے ہی گزرے تھے کہ پولیس نے بغیر کسی سزا اور جرمانہ کے بری کردیا اور اس کے وہ بھتیجے تاحال زندہ ہیں۔ راقم الحروف نے بالمشافہ ان سے بات بھی کی ہے۔ انہوں نے یہی کچھ بتایا ہے۔ راقم سے حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ اس سال سے ہم تینوں علماء کے سر میں بھی کبھی درد نہیں ہوا' بلکہ پہلے اگر کوئی تکلیف تھی تو وہ بھی اللہ تعالیٰ نے دور فرمادی۔

تیسرے قادیانی عبدالرحیم شاہ کو ۳۷ء میں اللہ تعالیٰ نے ایسی مہلک بیماری میں مبتلا کیا کہ اس کے جسم میں کیڑے پڑ گئے اور عام لوگ اس کے کمرہ میں نہ جاسکتے تھے۔ کمرے میں داخل ہونے سے ہی بدبو آتی تھی۔ بالآخر کافی مدت ایسی کیفیت میں رہنے کے بعد عبدالرحیم شاہ اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

مباہلین علماء میں سے صرف مولانا کریم عبداللہ صاحب مدظلہ بقید حیات ہیں۔ بقیہ دو حضرات کچھ عرصہ قبل اس دنیا سے تشریف لے جاچکے ہیں۔ میں نے یہ روئیداد مولانا کریم عبداللہ صاحب سے سن کر قلمبند کی ہے۔

(مولانا منظور احمد شاہ آسی۔ تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص ۳۰۷ تا ۳۱۰)

قادیانیو! اگر تم اپنی روش سے باز نہ آئے تو ایسا ہی عذاب منہ کھولے اور پنجے پھیلائے بڑی بے تابی سے تمہارا انتظار کررہا ہے ---------- قبر میں آگ لگنے کا
عذاب ---------- گرزوں کا
عذاب ---------- پیاس کی شدت کا
عذاب ---------- کھولتا پانی پینے کا
عذاب ---------- خون اور پیپ نوش کرنے کا
عذاب ---------- کھال جل جانے کا
عذاب ---------- انتڑیاں کٹ جانے کا
عذاب ---------- دماغ ابل جانے کا
عذاب ---------- سانپ اور بچھوؤں کا
عذاب ---------- لیکن ابھی تمہارے اور عذاب کے درمیان مہلت کی دیوار حائل ہے ---------- ابھی سانسوں کی ڈور نہیں ٹوٹی ---------- ابھی زیست کا چراغ نہیں بجھا ---------- ابھی عزرائیل پیغام موت لے کر نہیں آیا ---------- لحظہ لحظہ ---------- لمحہ لمحہ ---------- گھڑی گھڑی ---------- تمہارے ہمدرد اور غمگسار بن کر تمہارے دل و دماغ کے دروازوں پر دستک دیتے ہوئے کہہ رہے ہیں۔

نہ جا اس کے تحمل پہ کہ ہے بے ڈھب گرفت اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سے ایسی حیا کرو جیسی اس سے حیا کرنی چاہئے۔ مخاطبین نے عرض کیا الحمد للہ۔ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ نہیں (یعنی حیا کا مفہوم اتنا محدود نہیں ہے جتنا کہ تم سمجھ رہے ہو) بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ سر اور سر میں جو افکار و خیالات ہیں ان سب کی نگہداشت کرو اور پیٹ کی' اور جو کچھ اس میں بھرا ہے اس سب کی نگرانی کرو (یعنی برے خیالات سے دماغ کی اور حرام و ناجائز غذا سے پیٹ کی حفاظت کرو) اور موت اور موت کے بعد قبر میں جو حالت ہونی ہے اس کو یاد کرو اور جو شخص آخرت کو اپنا مقصد بنائے گا وہ دنیا کی آرائش و عشرت سے دست بردار ہوجائے گا

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دوکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

طب و صحت

از۔ حکیم کامران یوسف

تمباکو نہیں انسان جل رہا ہے

تمباکو معدے کو کمزور بنا کر قوت ہاضمہ کو بگاڑتا ہے

جس طرح اس بوٹی کو لوگ مختلف طریقوں سے بکثرت استعمال کر رہے ہیں اسی طرح یہ جسم انسانی کے لئے مختلف ذرائع سے نقصان رساں ہے۔ تمباکو عضلاتی ریشوں کو اپنی تاثیر سے خراش پہنچا کر کمزور کر دیتی ہے اور خون میں جذب ہو کر قلب و پھیپھڑوں کو کمزور اور سست کر دیتی ہے۔

حکیم شریف خان مرحوم کہتے تھے کہ تمباکو بہ سبب حرارت یعنی جلنے کی وجہ سے حواس اور قویٰ مکدر اور خراب کر دیتا ہے۔ تمام اعضاء میں گرمی پیدا کرتا ہے۔ دماغ کو کمزور کرتا ہے۔ نالیوں کو خشک کرتا ہے اور ان کی قوت جاذبہ کم پڑ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ غذا کا جذب کرنا چھوٹ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے بدن کی کھال میں خشکی آجاتی ہے اور طرح طرح کے امراض عارض ہونے لگتے ہیں جن کا معالجہ دشوار ہو جاتا ہے۔

تمباکو پر انگلستان کے معروف ڈاکٹر سر ڈبلیو رچرڈسن لکھتے ہیں۔

۱۔ تمباکو خون میں کثافت پیدا کرتا ہے۔
۲۔ معدے کو کمزور بنا کر قوت ہاضمہ کو بگاڑتا ہے۔
۳۔ دل میں فتور پیدا کرتا ہے۔
۴۔ حواس خمسہ کو آہستہ آہستہ ناکارہ کرتا ہے۔
۵۔ دماغ میں بہت سے خراب مادے پیدا کرتا ہے۔
۶۔ رگوں اور پٹھوں پر برا اثر ڈالتا ہے۔
۷۔ حلق اور نتھنوں پر بھی برا اثر ڈالتا ہے۔

تمباکو نوشی اور کینسر

پھیپھڑے کے سرطان کی سب سے پہلی تحقیقات سرطان کے مریضوں اور سگریٹ نوشی کی باہمی عادات پر مبنی تھیں۔ پھیپھڑے کے سرطان کے تمام مریض بکثرت سگریٹ نوشی کر رہے ہیں۔ کیمیا دانوں نے تمباکو کے دھوئیں سے کم از کم ایک درجن ہائیڈروکاربن قسم کے مولد (پیدا کرنے والے) سرطان کیمیکل دریافت کئے اور اس بات کا بھی امکان ہے کہ تمباکو کے دھوئیں میں مزید مولد سرطان مواد موجود ہوں۔

پھیپھڑے میں استر کرنے والی جھلیاں مولد سرطان مواد کو تمباکو کے دھوئیں سے جذب کر لیتی ہیں۔ سگریٹ کا دھواں سگریٹ نہ پینے والوں کے لئے بھی کینسر کے امکانات کو بڑھا رہا ہے۔

پاکستان میں سگریٹ نوشی پھیپھڑے کے سرطان میں مردوں میں ۸۵ فیصد اور عورتوں میں ۷۵ فیصد ذمہ دار ہے۔ سگریٹ پینے والوں میں کینسر سے موت کی شرح سگریٹ نہ پینے والوں کی نسبت دو گنا ہوتی ہے۔ سگریٹ نوشی نہ کرنے والے لوگ بھی سگریٹ پینے والوں کی وجہ سے خطرات میں مبتلا ہوتے ہیں۔ سگریٹ نوشوں کی نسبت سگریٹ پینے والوں کی بیویوں میں پھیپھڑے کے سرطان کا خطرہ زیادہ ہے۔ ایئر کنڈیشن کو چے میں اگر سگریٹ پیا جائے تو وہ لوگ جو ساتھ ہوتے ہیں نہ چاہتے ہوئے بھی سگریٹ کا دھواں نوش کرتے ہیں۔

سگریٹ نوشی منہ، حلق، آلہ آواز، خوراک کی نالی، لبلبہ، رحم اور مثانے کے کینسر کی وجہ نظر آتی ہے۔ کینسر سے ہونے والی اموات میں تیس فیصد وجہ سگریٹ نوشی ہوتی ہے۔ نکوٹین تمباکو کے دھوئیں سے بڑی جلدی پھیپھڑوں میں جذب ہو جاتی ہے۔ نکوٹین کے علاوہ سگریٹ میں اور بہت سی زہریلی گیسیں ہوتی ہیں۔ جیسے کاربن مونو آکسائڈ، ہائیڈروجن سائنائڈ، ہائیڈروکاربن وغیرہ۔ یہ گیس بغیر دھوئیں کے بھی کھانے اور چبانے والے تمباکو سے منہ یا ناک سے بڑی جلدی جذب ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ بات دلچسپی سے پڑھی جائے گی کہ تمباکو میں سے اب تک چار ہزار سے زیادہ اجزاء دریافت ہو چکے ہیں۔ جن میں ایک درجن سے زیادہ زہریلی گیسیں ہیں۔ ان اجزاء میں سے بعض ابھی تک معلوم نہیں ہیں، جن کو تمباکو ساز اداروں نے تجارتی راز بنا رکھا ہے۔

تمباکو نسوار کی صورت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ نسوار کو منہ میں رکھنا انتہائی نشہ آور عادت ہے۔ اس عادت سے جسم میں اتنی ہی نکوٹین جاتی ہے جتنی سگریٹ نوشی سے۔ منہ کا کینسر نسوار استعمال کرنے والوں میں کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق منہ اور مسوڑھے کا کینسر نسوار لینے والوں میں پچاس گنا زیادہ ہے۔ تازہ ترین تجزیوں کے مطابق صرف فرانس میں ہر سال پچاس ہزار افراد تمباکو نوشی کی وجہ سے موت کا شکار ہو رہے ہیں۔ اسی وجہ سے حکومت فرانس نے ریلوے اسٹیشنوں، ریستوران اور پارکوں وغیرہ میں تمباکو نوشی پر پابندی لگا دی ہے۔

تمباکو اور امراض قلب

عالمی ادارۂ صحت W.H.O کے مطابق تمباکو نے اہل مغرب کو بدترین نقصان پہنچا کر کثرت امراض میں مبتلا کر دیا ہے۔ غالباً "کوئی اور اقدام حفظان صحت کے لئے اس قدر مفید اور نتیجہ خیز نہیں ہوگا جس قدر اس قبیح عادت کا انسداد ہے۔ تمباکو نوشی جوانی میں ناگہانی موت اور امراض قلب کا نہایت اہم سبب ہے۔

اختلاج قلب

تمباکو نوشی سے خون میں ایسے ہارمون کی افزائش بڑھ جاتی ہے جن کی وجہ سے دل میں اضافی دھڑکنیں معلوم ہونے لگتی ہیں۔ جس سے دل کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ دل کی دھڑکن فی منٹ زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے سگریٹ نوشی اور تمباکو خوری "اختلاج قلب اور اسراع قلب کی اہم وجہ ہے۔

حملہ قلب

ہارٹ اٹیک کی بڑی وجہ سے تمباکو نوشی ہے۔ پھر تاریک پہلو یہ ہے کہ تمباکو پینے والوں میں موت کا خطرہ زیادہ ہے اور دوبارہ حملہ قلب کا امکان ہے۔ تمباکو نوشی کے ساتھ اگر دوسرے عوامل مثلاً" کولیسٹرول کی زیادتی خون کے دباؤ کی زیادتی اور موٹاپا وغیرہ موجود ہوں تو تمباکو نوشی سے نقصان بدرجہا زیادہ ہوتا ہے۔ اگر تمباکو نوشی کرنے والوں کو اپنی صحت عزیز ہے تو اس سے پرہیز لازم ہے۔ ورنہ بقول شاعر

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا

بلند فشار خون

تمباکو نوشی سے خون میں غلاظت یعنی گاڑھا پن بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے رگوں میں خون کے دوڑنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ خون کے دوران میں رکاوٹ کی وجہ سے خون کا دباؤ رگوں پر زیادہ پڑنے لگتا ہے جس کو ہائی بلڈ پریشر کہتے ہیں۔

باقی ص ۳۶ پر

دس کی بہاریں

مرتب۔ قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

مسکراہٹ محبت کی زبان، دوستی کی ابتداء، شخصیت کا وقار اور غصے کی کاٹ ہے

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کردار کی دس خوبیاں

حضرت ابو ثور رضی اللہ عنہ سے ہے کہ میں حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ گھر میں محصور تھے۔ سیدنا عثمانؓ نے فرمایا۔

"میری دس خصلتیں میرا رب ہی جانتا ہے۔

1. میں اسلام قبول کرنے میں چوتھا ہوں۔
2. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر میرے نکاح میں دی۔
3. جب وہ فوت ہو گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری صاحبزادی میرے نکاح میں دے دی۔
4. میں نے کبھی گانا نہیں سنا۔
5. کبھی کھیل کود کی تمنا نہیں کی۔
6. جس دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت دائیں ہاتھ سے کی، پھر اس ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو کبھی مس نہیں کیا۔
7. جب سے اسلام قبول کیا کوئی جمعہ ایسا نہیں گزرا کہ میں نے غلام آزاد نہ کیا ہو۔ اگر کسی جمعہ آزاد نہ کر سکا تو اس کے بعد آزاد کر دیا۔
8. نہ زمانہ جاہلیت میں اور نہ ہی زمانہ اسلام میں کبھی زنا کیا۔
9. کبھی چوری نہیں کی۔
10. میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا۔"

(ماہنامہ خلافت راشدہ ص۹ جلد ۳ شمارہ ۶ ماہ جون ۱۹۹۲ء)

مسکراہٹ کی دس کرنیں

1. مسکراہٹ دوستی کی ابتداء ہے۔
2. مسکراہٹ دل کی اندرونی کیفیت کا اظہار ہے۔
3. مسکراہٹ محبت کا زیور ہے۔
4. مسکراہٹ پتھر دل کو موم کر دیتی ہے۔
5. مسکراہٹ چہرے کی خوبصورتی کو چار چاند لگاتی ہے۔
6. مسکراہٹ شخصیت میں وقار پیدا کرتی ہے۔
7. مسکراہٹ محبت کی زبان ہے۔
8. مسکراہٹ دوسرے کے غصہ کو دور کر دیتی ہے۔
9. مسکراہٹ دوسرے کی توجہ کو مول لیتی ہے۔
10. مسکراہٹ غم و فکر کو دور کر دیتی ہے۔

ان دس کو اپنا بنا لو

1. بڑوں کو ادب سے۔
2. چھوٹوں کو پیار سے۔
3. حاکم کو اطاعت سے۔
4. علم کو شوق سے۔
5. ماتحت کو نرمی سے۔
6. دولت کو تجارت سے۔
7. صحت کو ورزش سے۔
8. مخلوق کو خدمت سے۔
9. استاد کو احترام سے۔
10. لوگوں کو اخلاق سے۔

ان دس کا کیا فائدہ؟

1. اس زبان کا جو کیا ہوا قول پورا نہ کرے۔
2. اس دوست کا جو مشکل میں ساتھ چھوڑ دے۔
3. اس حرص کا جو دوسروں کی جان لے لے۔
4. اس عقل اور انسان کا جو انسان کو جانور بنا دے۔
5. اس علم کا جو اپنے تک محدود ہو۔
6. اس دل کا جو دنیا کی رنگینیوں میں کھو جائے۔
7. اس دماغ کا جو اچھے کام کی ترغیب نہ دے۔
8. ان ٹانگوں کا جو اللہ کی عبادت کے لئے مسجد کی طرف نہ جائیں۔
9. ان کانوں کا جو دوسروں کی چغلی سنیں۔
10. ان لوگوں کا جو اپنی روح کی جھوٹی تسکین کے لئے گانے بجانے میں مصروف ہوں۔

دنیا کی دس عظیم ترین چیزیں

1. دنیا کی سب سے عظیم کتاب قرآن مجید ہے۔
2. دنیا کا سب سے عظیم شہر مکہ مکرمہ ہے۔
3. دنیا کا سب سے عظیم اجتماع حج مبارک ہے۔
4. دنیا کی سب سے عظیم دعوت اذان ہے۔
5. دنیا کی سب سے عظیم زبان عربی ہے۔
6. دنیا کی سب سے عظیم عبادت نماز ہے۔
7. دنیا کی سب سے عظیم شخصیت محمدؐ کی ہے۔
8. دنیا کا سب سے عظیم گھر خانہ کعبہ ہے۔
9. دنیا کی سب سے عظیم جگہ وہ ہے جہاں آج محمدؐ کا روضہ رسولؐ ہے۔
10. دنیا کی سب سے عظیم شخصیت عائشہ صدیقہؓ ہیں، جن کی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔

مختلف حال کے لوگوں کی دس رائیں کہ، زندگی کیا ہے؟

1. طلوع آفتاب کے وقت کسی نے کہا کہ زندگی قدرت کا ایک خوبصورت عکس ہے۔
2. محفل ناداں کے تبسم نے کہا کہ زندگی ایک حسرت ہے۔
3. مرجھائے ہوئے پھولوں نے کہا کہ زندگی چند ساعتوں کی کہانی ہے۔
4. غریب مزدور نے کہا کہ زندگی دکھوں کا گھر ہے۔
5. نامراد نے کہا کہ زندگی ناکام حسرتوں کا نام ہے۔
6. بلبل نے کہا کہ زندگی ایک چمن ہے۔
7. نجومی نے کہا کہ زندگی ستاروں کی چال ہے یا خوشی ہے یا کوئی غم کا جال ہے۔
8. غروب آفتاب کے وقت کسی نے کہا کہ زندگی اندھیروں کا نام ہے۔
9. سخت دھوپ کے وقت کسی نے کہا کہ زندگی پریشانیوں اور مصیبتوں کا گھر ہے۔
10. سخت سردی کے وقت کسی نے کہا کہ زندگی مختلف چال اور ڈھال اور غم کا نام ہے۔

دس بدنصیب

1. بدنصیب ہے وہ مسلمان جس نے اپنی زندگی میں قرآن نہ پڑھا ہو۔
2. بدنصیب ہے وہ مسلمان جس نے رمضان کے روزے اپنی زندگی میں نہ رکھے ہوں۔
3. بدنصیب ہے وہ مسلمان جس نے اپنی زندگی میں پانچ وقت کی نماز نہ پڑھی ہو۔
4. بدنصیب ہے وہ مسلمان جس نے مال و زر کے ہوتے ہوئے بھی حج نہ کیا ہو۔
5. بدنصیب ہے وہ مسلمان جو اسلام کے ہوتے ہوئے بھی گمراہ ہو۔
6. بدنصیب ہے وہ مسلمان جس نے اپنی زندگی میں

آخرت کے لئے کچھ بھی نہ کیا ہو۔

7 بد نصیب ہے وہ مسلمان جس نے اپنی زندگی میں ماں باپ کی خدمت نہ کی ہو۔

8 بد نصیب ہے وہ مسلمان جو مال کے ہوتے ہوئے زکوٰۃ نہ دیتا ہو۔

9 بد نصیب ہے وہ مسلمان جو رشوت لیتا دیتا ہو۔

10 بد نصیب ہے وہ مسلمان جو سودی کاروبار کرتا ہو۔

دس سوال

1 س:۔ اللہ کے غضب سے کس طرح بچا جائے؟
ج:۔ کسی پر غضب نہ کرو اللہ کے غضب سے بچ جاؤ گے۔

2 س:۔ آدمی مستجاب الدعوات کس طرح ہوتا ہے؟
ج:۔ حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچ۔

3 س:۔ جہنم کی آگ کون سی چیز بجھائے گی؟
ج:۔ نماز اور روزہ۔

4 س:۔ اس دنیا میں رسولؐ کی تین پسندیدہ چیزیں کیا ہیں؟
ج:۔ خوشبو۔ منکوحہ عورتیں۔ نماز۔

5 س:۔ اس دنیا میں امام ابو حنیفہ کی تین پسندیدہ چیزیں؟
ج:۔ ساری رات جاگ کر علم حاصل کرنا۔ تکبر و غرور کو چھوڑنا۔ دنیا کی محبت سے دل خالی۔

6 س:۔ وہ قبر کون سی ہے جو مدفن کو لئے پھری؟
ج:۔ حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی۔

7 س:۔ وہ چار چیزیں کیا ہیں جو نہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئیں اور نہ باپ کی پیٹھ سے؟
ج:۔ حضرت آدمؑ و حضرت حواؑ۔ حضرت صالحؑ کی اونٹنی۔ حضرت اسماعیلؑ کی جگہ جو مینڈھا ذبح ہوا۔

8 س:۔ وہ کیا چیز ہے جس کو اللہ نے خود پیدا کیا اور خرید لیا؟
ج:۔ مومن کا نفس۔

9 س:۔ جنگ بدر کب ہوئی؟
ج:۔ ۱۷ رمضان المبارک ۲ ہجری۔

10 س:۔ مکہ کب فتح ہوا؟
ج:۔ ۲۰ رمضان المبارک ۸ ہجری۔

اسلامی معاشرہ اور نابینا افراد کے دس مرکزی اصول

دور رسالت میں نابینا افراد کی تعلیم و تربیت اور آباد کاری کے اصولوں کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

1 معاشرہ کا نابینا افراد کے ساتھ مساویانہ بنیادوں پر برتاؤ تاکہ ان میں احساس کمتری پیدا نہ ہو۔

2 نابینا افراد کو الگ گروہ میں رکھ کر تعلیم دینے کے بجائے دوسرے صحیح سالم افراد کے ساتھ ان کی تعلیم و تربیت ہے۔

3 نابینا فرد کو ناکارہ سمجھ کر گھر میں بٹھانے کے بجائے اسے ضروری اور مناسب کاموں میں مشغول رکھا جائے اور اسے ذمہ داریاں سونپی جائیں۔ بیکاری جس طرح صحیح سالم افراد کے دل و دماغ ماؤف اور قوائے عمل کو مفلوج کردیتی ہے اسی طرح نابینا افراد بھی اس سے ایسے ہی متاثر ہوتے ہیں۔

4 اہل خاندان اپنے خاندان کے نابینا فرد کی آبادکاری میں تعاون کریں۔

5 یہ تعاون کوئی احسان نہیں ہے بلکہ اس طرح معاشرہ خود اپنے آپ کی مدد کرتا ہے۔

6 ذی حیثیت افراد نابینا افراد سے ملتے جلتے رہیں۔ اس سے ان میں احساس تنہائی باقی نہیں رہے گا۔ دوسری طرف معاشرہ کو ایسے افراد اور ان کی ضروریات کے متعلق معلومات فراہم ہوں گی جنہیں آباد کیا جاتا ہے اور آبادکاری کے بعد ملاقاتیں آبادکاری کی رفتار اور نتائج سے آگاہ کرتی رہیں گی۔

7 بغیر کسی کے سہارے چلنے پھرنے سے نابینا افراد کی جسمانی نشوونما ٹھیک طور پر ہوسکے گی جو ذہنی نشوونما کے لئے ضروری ہے۔

8 ذی استطاعت افراد نابینا افراد سے مل کر ان کی ضروریات زندگی معلوم کرنے اور فراہم کرنے میں پہل کریں۔ اس طرح نابینا افراد گداگری کی ذلت کو مجبوری کی حالت میں قبول نہیں کریں گے۔

9 تعلیم و تربیت کے بعد نظم و نسق کی ذمہ داریاں بھی نابینا افراد کو سونپی جاسکتی ہیں اور اس طرح نابینا افراد معاشرہ کے تعاون سے اپنے لئے اور معاشرہ کے لئے مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔

10 جو کام نابینا فرد کسی قدر کوشش سے کرسکتا ہو اس میں اسے رعایت یا سہارے کی ضرورت نہیں ہے تاکہ وہ آرام طلب نہ ہوجائے اور اس کی خوداعتمادی زائل نہ ہو۔

(بحوالہ نقوش رسول ص ۲۹۸ جلد سوم)

صحیح تجارت کے دس فائدے

1 تجارت سب سے اچھا پیشہ ہے۔

2 تجارت آزادی کا نام ہے۔

3 تجارت دنیا کے نشیب و فراز سے آگاہی کا ذریعہ ہے۔

4 تجارت سیر و سیاحت کا ذریعہ ہے۔

5 تجارت اعلیٰ اخلاق کا معلم ہے۔

6 تجارت کی صحیح کمائی بہترین پاک مال ہے۔

7 تجارت سے بنی نوع انسان کو فائدہ ہوتا ہے۔

8 تجارت بہت سے دوسرے لوگوں کی معاش کا ذریعہ ہے۔

9 تجارت سے روزی بڑھتی ہے۔

10 سچی تجارت کرنے والا بڑی خوبیوں کا مالک ہے۔

پولیس کے دس اہم فرائض

1 مجرمانہ میلانات کو روکنا۔

2 مجرمانہ افعال کے واقع ہونے کا سد باب۔

3 مجرموں کی گرفتاری' مال مسروقہ کی بازیابی' مجرموں کے مقدمات کے چالان تیار کرکے عدالتوں میں بھیجنا

4 حکومت کے نظام کی حفاظت۔ ٹریفک کا بہاؤ۔

5 فوجداری اور دیگر تعلیمی قوانین کی پابندی کروانا۔

6 دہشت گردی جیسے جرائم کی روک تھام۔

7 الغرض جان' مال اور آبرو کی حفاظت۔

8 حادثات میں مدد۔

9 سڑکوں پر رات اور دن کو گشت۔

10 نظم و نسق کا قائم رکھنا۔

(ماہنامہ الخیر ص۵ ۳۰ سال ۱۹۹۲ء)

یادِ رفتگاں سے دس پھول

۲۹ اگست ۱۹۹۲ء کو ماہر القادری کی کتاب یاد رفتگاں زیر مطالعہ تھی۔ درج ذیل اشعار بہت پسند آئے۔ جو نذر قارئین ہیں۔

1 اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی وہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے
(صفی لکھنوی)

2 اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پہ لاش جگر گوشہ بتولؑ
(مولانا ظفر علی خان)

3 یہ تو سب کہنے کی باتیں ہیں کہ دنیا ہیچ ہے
مرتے دم تک آدمی بے آسرا ہوتا نہیں
(آرزو لکھنوی)

4 کی فرنگی نے ترقی جو مسلماں بن کر
یہ فرنگی کی ترقی ہے مسلماں کی نہیں
(اسد ملتانی)

5 تقدیر سے کیا گلہ خدا کی مرضی
جو کچھ بھی ہوا' ہوا خدا کی مرضی
(امجد حیدر آبادی)

6 امجد ہر بات میں کہاں تک کیوں کیوں
ہر کیوں کی ہے انتہا خدا کی مرضی
(امجد حیدر آبادی)

7 اس لئے آرزو ہے جینے کی
دیکھ لوں پھر زمیں مدینے کی
(مولانا ذکی کیفی)

8 اب کسی کے سامنے مغرور جھک سکتا نہیں
آنے والا انقلاب آئے گا رک سکتا نہیں
(ماہر القادری)

9 سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

10 یاد تھیں ہم کو بھی رنگا رنگ بزم آرائیاں
لیکن اب نقش و نگار طاق نسیاں ہوگئیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے راہنماؤں کا دورہ

از۔ محمد جاوید' رابطہ سیکریٹری ختم نبوت کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام جامع مسجد طیبہ میٹروویل نمبر۳ میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد انور فاروقی نے کہا کہ جماعت ہر علاقے میں مرزائیوں کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھے ہوئے ہے اور کسی بھی علاقے میں مرزائیوں کو فتنہ گری کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ مولانا فاروقی نے مرزائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آئین و قانون کے دائرے میں رہیں اور اگر کسی جگہ بھی مسلمانوں کو ورغلانے کی کوشش کی تو بھرپور انداز میں کارروائی کی جائے گی۔ تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا نذر عثمانی نے اپنے خطاب میں قادیانیت کے مکروہ عقائد و عزائم سے عوام کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم مرزائیت کا تعاقب کرنا اپنا شرعی حق سمجھتے ہیں۔ ہمارے اسلاف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے جانوں کے نذرانے دے کر یہ بات سمجھا دی کہ منکر ختم نبوت کو کسی صورت میں شعائر اسلام اپنانے کو اجازت نہیں دی جاسکتی۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مایہ ناز مناظر شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب نے مفصل و مدلل خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں عوام کو قادیانیت کے عقائد کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیت اسلام سے بغاوت کا دوسرا نام ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالا بلکہ تمام انبیاء کرام کی توہین بھی کی۔ قرآن مجید میں تحریف کرنے کی کوشش کی۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے مزید کہا کہ اہل قلم' مقررین' وکلاء' دانشور اس محاذ پر علماء ختم نبوت کا ساتھ دیں۔ بعد ازاں جامع مسجد طیبہ میٹروویل میں شبان ختم نبوت کی ایک مقامی شاخ کا اعلان کیا گیا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران نے شرکت کی۔ اسماء گرامی شبان ختم نبوت پاکستان۔

سرپرست حضرت مولانا مفتی عبدالجبار صاحب۔
نائب سرپرست۔ قاری نذیر احمد صاحب۔
صدر۔ مولانا فضل غنی صاحب۔
نائب صدر۔ مولانا محمد خان صاحب۔
جنرل سیکریٹری۔ محمد الیاس صاحب۔
جوائنٹ سیکریٹری۔ نواز عمر صاحب۔
شعبہ نشرواشاعت۔ مولانا محمد الطاف شاہ صاحب۔
خزانچی۔ مولانا عبدالحکیم صاحب۔
معاون خزانچی۔ آفس سیکریٹری۔ بھائی عبدالرشید صاحب۔
سالار ختم نبوت۔ بھائی نواز صاحب۔

جمشید روڈ نمبر۳ بہار کالونی میں شبان ختم نبوت کا قیام

رپورٹ۔ محمد عارفین۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلالپوری و ناظم اعلیٰ مولانا محمد انور فاروقی مبلغ ختم نبوت کراچی مولانا محمد نذر عثمانی جمشید روڈ جامع مسجد الحراء کا تنظیمی دورہ کیا۔ علاقہ کے معززین و نوجوانوں نے کثیر تعداد میں ان سے اس دورہ کے موقع پر ملاقات کی۔ بعد ازاں جامع مسجد الحراء کے ہردلعزیز خطیب حضرت مولانا عبدالحکیم میواتی کی صدارت میں اجلاس ہوا۔ جس میں علاقہ بھر کے ممتاز علماء و خطیب حضرات نے شرکت کی۔ جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ جامع مسجد بیت السلام مولانا محمود الحسن' جامع مسجد رحمتیہ مولانا ندیم فاروقی' جامع مسجد سبحانیہ مولانا نور اللہ صاحب' جامع مسجد سلیمانیہ مولانا شمس الضحیٰ' جامع مسجد قدسی مولانا عطاء اللہ صاحب' جامع مسجد مدنی مولانا ضیاء اللہ صاحب' جامع مسجد اقصیٰ مولانا محمد اکرم صاحب۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد انور فاروقی نے کہا کہ مرزائیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ عالم اسلام نے انہیں غیر مسلم قرار دلوا کر اپنے سے جدا کردیا۔ مولانا فاروقی نے قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد و عزائم سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ اہل محلہ مرزائیوں اور ان کی سازشوں پر نگاہ رکھیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلالپوری نے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور مولانا نے نوجوانوں سے عہد لیا کہ وہ منکرین ختم نبوت سے ہر محاذ پر مقابلہ جاری رکھیں گے۔ بعد ازاں شبان ختم نبوت کے یونٹ کا انتخاب ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔ سرپرست مولانا عبدالحکیم میواتی خطیب جامع مسجد الحراء' صدر ناصر خان' نائب صدر محمد ارشد' جنرل سیکریٹری محمد ناصر' نائب جنرل سیکریٹری محمد اطہر' خزانچی محمد عمران' نائب خزانچی محمد حماد' ناظم نشرواشاعت محمد عارفین' نائب نشرواشاعت محمد شاکر علی۔ بعد میں یہ اجلاس مولانا سعید احمد جلالپوری کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

فیصل آباد سے مولانا فقیر محمد کے بیانات

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی حکومت' چیئرمین سی بی آر اور ممبر کالونیز بورڈ آف ریونیو پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو جھنگ بھکر روڈ پر ۳۵۰۰ کنال زرعی اراضی پر دوسرا ربوہ تعمیر کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور مرزا رفیع احمد برادر مرزا طاہر احمد قادیانی کی طرف سے ۶۵ لاکھ روپے کی ادائیگی پر انکم ٹیکس وصول کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی طرف سے مرزا رفیع احمد نے اپنے خاندان کے ناموں پر جھنگ کے چک نمبر ۷ قتل میں ۳۵۰۰ کنال اراضی غلام حسین اعوان سے خریدی ہے جس میں سے ۳۹۰۰ کنال کی رجسٹری ہو چکی ہے اور ۹۰۰ کنال اراضی کی رجسٹری باقی ہے جبکہ ۳۹۰۰ کنال اراضی کی قیمت تحریر کے مطابق ۳۴ لاکھ ۱۷ ہزار ۳۸۱ روپے ہے اور ۹۰۰ کنال اراضی کی قیمت ۱۹ لاکھ ۳۲ ہزار ۸۷۰ روپے ہے جبکہ ربوہ میں عام اطلاع کے مطابق ۶۵ لاکھ نہیں بلکہ ایک کروڑ ۸ لاکھ روپے کی ادائیگی کی گئی ہے۔ حکومت کو اس امر کی فوری تحقیقات کرنی چاہئے اور قادیانی جماعت انجمن احمدیہ ربوہ کے سالانہ بجٹ ۸ کروڑ ۳۶ لاکھ روپے کا بھی حساب لینا چاہئے کہ انہوں نے انکم ٹیکس کے گوشوارہ میں یہ رقم درج کی ہے یا نہیں اور ربوہ ثانی بنانے پر پابندی عائد کی جائے۔

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی حکومت اور صوبائی وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ اسلام اور ملک دشمن قادیانی جماعت انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو خلاف قانون قرار دے کر اس کے تمام فنڈز اور اثاثے ضبط کرلئے جائیں اور آئین و قانون سے بغاوت کے الزام میں تمام قادیانیوں کی پاکستانی شہریت منسوخ کرکے ان کو ملک بدر کردیا جائے جبکہ قادیانی آئینی ترمیم اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے اور اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کا استعمال کرکے کھلے عام قانون کی خلاف ورزی کررہے ہیں جس پر ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرتد کی شرعی سزا کا قانون جلد نافذ کیا جائے۔ قادیانی ترجمان الفضل ربوہ کو قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر کرنے پر بند کیا جائے۔ قادیانی عبادت گاہوں مرزائیوں کی شکل تبدیل کرائی جائے ان کے مینار اور محراب ختم کئے جائیں۔ ربوہ کا نام تبدیل کرکے صدیق آباد رکھا جائے۔ چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اندراج جلد شروع کیا جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ربوہ میں قادیانیوں کی ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اور کھیلوں کی آڑ میں قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی لگانے پر صوبائی حکومت اور ڈپٹی کمشنر جھنگ کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عملدرآمد کرایا جائے اور قادیانی جماعت انجمن احمدیہ ربوہ' خدام الاحمدیہ' اطفال احمدیہ' انصار اللہ' لجنہ اماء اللہ کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے موثر کارروائی کی جائے۔

بقیہ۔ تمباکو نہیں انسان جل رہا ہے

وجع القلب (انجائنا)

چونکہ تمباکو نوشی کی وجہ سے دل کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے درمیانی عمر میں تمباکو درد دل کا اہم سبب ہے۔ جس قدر کم عمری میں تمباکو شروع کیا جائے اسی قدر نقصان ہوتا ہے۔ جن لوگوں کو پہلے سے انجائنا ہوتا ہے وہ اگر تمباکو نوشی کریں تو یہ بیماری زیادہ خراب شکل اختیار کرلیتی ہے۔ چونکہ تمباکو نوشی کرنے والوں کے خون میں آکسیجن کی کمی ہوتی ہے اس لئے تمباکو نوشوں میں اچانک موت عام ہے جس کی وجہ مہلک ارتعاش قلب ہے۔ سگار اور پائپ کی بھی یہی تاثیر ہے۔ جس طرح تمباکو کا استعمال بڑھ رہا ہے انجائنا کے مرض میں بھی اسی طرح اضافہ ہورہا ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ غلط نہ ہوگا کہ تمباکو کی پیدائش کے بعد ہی انجائنا کا مرض عام ہوا ہے۔

تمباکو کا رجحان اس کی خرابیوں کے باوجود بڑھ رہا ہے۔ اس کی وجہ اشتہارات کی بھرمار ہے۔ ٹیلی ویژن میں سگریٹ نوشی کرنے والے کو کار ریس میں سب سے آگے دکھانا "گولڈن فلیکن کی تلاش کی مہم میں سگریٹ کا کش لگاتے ہی کامیاب ہوجانا اور کرکٹ کے سنسنی خیز لمحے آپ کا شوق لاکھوں کا شوق۔ سنوکر کے چیمپئن کا سگریٹ کے کش بھرنا۔ ان چیزوں نے تمباکو نوشی کے نقصانات پر ہی نہیں ہماری عقلوں پر بھی پردہ ڈال رکھا ہے۔

جی میں آتا ہے کچھ اور بھی موزوں کیجئے
درد دل ایک غزل میں تو سمایا نہ گیا

بقیہ۔ قادیانی سرگرمیاں

آرڈیننس اور آئینی ترمیم ۱۹۸۴ء بنیادی حقوق کے خلاف نہیں اور قادیانیوں کو اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ تشخص قائم کرنا چاہئے۔ ان تمام آئینی امور کی بناء پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یہ کہنے میں حق بجانب تھی کہ ملک اور بیرون ملک قادیانیوں کو ان قوانین کا پابند بنایا جائے گا اور ان قوانین کی خلاف ورزی پر ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی لیکن ۱۹۸۴ء سے لے کر اب تک اگر ہم تاریخی جائزہ لیتے ہیں تو معاملہ اس کے برعکس نظر آتا ہے قادیانی اسی طرح کھلے عام تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ کلیدی عہدوں پر اسی طرح قادیانی فائز ہیں اور وہ ان سرکاری عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض ممالک میں سفیر کی حیثیت سے قادیانیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ ملک میں عبادت گاہیں کھلے عام کام کررہی ہیں۔ مرزا طاہر کھلے عام یہ اعلان کررہا ہے کہ پاکستان دوبارہ قادیانیوں کے قبضہ میں آئے گا۔ بہرحال قادیانیوں کی طرف سے کھلے عام قانون کی خلاف ورزیاں ہورہی ہیں لیکن ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں ہورہی۔

اس لئے میں حکومت سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ قادیانی ملک وملت کے کھلے دشمن ہیں جو جماعت نبی آخرالزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفادار نہیں ہوسکتی وہ کس طرح ملک کے وفادار ہوسکتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز آقاؤں کے اشارے پر تحریک آزادی کو ناکام بنانے کی جدوجہد کی۔ جہاد کے خلاف فتویٰ دیا کہ جہاد منسوخ کردیا گیا۔ اب بھی اس کا خلیفہ مرزا طاہر احمد پاکستان کے خلاف پوری دنیا میں پروپیگنڈے میں مصروف ہے۔ اس لئے اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ قادیانیت کی تبلیغ پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

بقیہ۔ اصحابی کالنجوم

معاملہ کا اتنا اثر ہوا کہ وہ مسلمان ہوگیا۔

واقعہ یہ ہے کہ جب بھی مسلمان اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوئے تو ان کی اپنی زندگی جنت کا نمونہ بن گئی اور اس کے اثر دوسرے غیر مسلم پر بھی پڑا۔ جس کے نتیجے میں جوق در جوق لوگ اسلام میں داخل ہوگئے اگر آج بھی صحابہ کرام کو معیار سمجھ کر اقتداء کی جائے تو دنیا و آخرت کی کامیابی اللہ پاک مرحمت فرمائیں گے۔

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

بقیہ۔ معجزات نبویؐ

غار میں کوئی نہیں ہوسکتا۔ پھر غار سے نکلنے کے بعد مدینہ جاتے ہوئے راستے میں سراقہ نے تیز رفتار گھوڑے پر آپؐ کا تعاقب کیا۔ جب قریب پہنچا تو گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ سراقہ ششدر رہ گیا۔ اس کے دل میں ایک نامعلوم خوف طاری ہوگیا۔ وہ اس قدر ہیبت زدہ اور مرعوب ہوا کہ پیکر عجز و نیاز بن گیا۔ اسے یقین ہوگیا کہ کوئی غیبی قوت آپ کی حامی و ناصر ہے۔ سراقہ معافی مانگ کر واپس چلا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کرکے مدینے آئے تو صحابہ کرامؓ کو کفار کی طرف سے شرارت کا خدشہ تھا۔ اس لئے صحابہ باری باری پہرہ دیا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کسی پہرے کی ضرورت نہیں۔ پھر سورۃ مائدہ کی آیت سنائی۔

"اور اللہ لوگوں سے تری حفاظت کرے گا۔"

اس وعدہ الٰہی کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ دشمنوں سے حفاظت ہوتی رہی۔

محمد اقبال
عمران کلاتھ اسٹور' دوکان نمبر ۱۲
جامع کلاتھ مارکیٹ یونٹ نمبر ۸
لطیف آباد' حیدرآباد

بقیہ۔ درس قرآن

سے ایمان لے آؤ تو اللہ تمہارے اعمال میں سے جو کہ بعد ایمان کے ہوں گے ذرا بھی کم نہ کرے گا بلکہ سب کا پورا پورا ثواب دے گا کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

ان آیات میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"اے لوگو ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت یعنی آدم و حوا (علیہما السلام) سے پیدا کیا پس اس میں تو سب برابر ہیں اور پھر جس بات میں فرق رکھا ہے کہ تم کو مختلف قومیں اور پھر ان قوموں میں مختلف خاندان بنایا سو محض اس لئے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو جس میں بہت سی مصلحتیں ہیں نہ اس لئے کہ ایک دوسرے پر تفاخر کرو کیونکہ اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا مکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اور پرہیزگاری ایسی چیز ہے کہ اس کا حال کسی کو معلوم نہیں بلکہ اس حال کو محض اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور وہی اس سے پورا خبردار ہے۔ پس اس تقویٰ پر بھی شیخی مت کرنا۔ آگے ایک ایسی ہی جماعت کا حال ذکر فرمایا جاتا ہے کہ یہ بعضے دیہاتی بنی اسد وغیرہ کے آپ کے پاس آکر جو ایمان لانے کے مدعی ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ آپ فرمادیجئے کہ تم ایمان تو نہیں لائے لیکن ہاں یوں کہو کہ اسلمنا یعنی ہم مخالفت چھوڑ کر مطیع ہوگئے اور باقی ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا۔ اس لئے ایمان کا دعویٰ مت کرو لیکن ہاں اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا کہنا سب باتوں میں مان لو جس میں یہ بھی داخل ہے کہ دل سے ایمان لے آؤ تو اللہ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی کم نہ کرے گا بلکہ سب کا پورا پورا ثواب دے گا کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔"

آگے بتلایا جاتا ہے کہ کامل مومن کون ہیں اور اگر کامل مومن بنا جائے تو کیسا بنا جائے۔ یہ اگلی خاتمہ کی آیات میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ جس کا بیان انشاء اللہ آئندہ درس میں ہوگا۔

دعا کیجئے

اللہ تعالیٰ ہمیں حسب نسب پر فخر کرنے سے بچائیں اور تقویٰ اور پرہیزگاری جو اصل دولت ہے وہ عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص کے ساتھ تقویٰ پر ثابت قدم رکھیں اور حقیقی ایمان سے ہمارے قلوب کو منور فرمائیں۔ اسلام کے ساتھ ہمیں ایمان کامل بھی نصیب فرمائیں اور اپنی شان غفور الرحیمی سے ہمارے ناقص اعمال قبول فرما کر ثواب کامل عطا فرمائیں۔ (آمین)

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want:	Your money should be spent on making Muslims into Apostates?
Certainly your answer will be:	No.
But you are!	Unintentionally, unknowingly.
How:	In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.
Do you know:	A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.
What work this Centre does:	It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.
Alas:	Your money is used against your very Deen and you are unaware.
Realise:	You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

تحفۂ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اوّل
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ ریحانۃ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے پندرھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المهدی والمسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام' کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی' مذہب سے لے کر سیاست تک' مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں' علماء' مناظرین' وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۷۲۰ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۱۰ روپے ڈاک خرچہ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ۔
مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
صدر دفتر، حضوری باغ روڈ، ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸